محبت معتبر

عائشہ نقوی

--- وہ اپنی پریشانی نہ کہے سکتی تھی نہ کوئی سن سکتا تھا

ایک انجان شہر میں رات کے بارا کے قریب وہ آپنی چھوٹی بہن کی انگلی پکڑے کھڑی تھی میرج ہال کے باہر اور ماموں انہیں بھول کر یقیناً چلے گئے تھے اور ماما تو پہلے ہی چلی گئی تھیں -- پاپا اور بھائی شادی میں آئے نہیں تھے --

--وہ ماموں اور ماما کو کال کر چکی تھی مگر کال پک نہیں کی جا رہی تھی

اب اور کیسی کو جانتی نہیں تھی وہ کیونکہ ماما کی فیملی بہت بڑی تھی اور وہ بڑی چائلڈ خود میں رہتی تھی ---

اب چھوٹی رو رہی تھی کیونکہ سوئی ہوئی بچی سوتے سے اٹھ بھی گئی اور اسے باتھ روم لے جانے ہی کے چکر میں ماما آنٹی ساتھ چلی گئیں اور ماموں بھول کر چلے گئے

--اب شاید چلنا چاہیے بھائی " عجزم نے تھکے کہا"

ڈیڈی زیادہ تر ٹور پر بزی رہتے تھے اور اب آ چکے تھے دوسرا کمپنی نے ایک اچھا پروجیکٹ حاصل کیا تھا تو آج پارٹی تھی آفس میں اور سارا میل اسٹاف انوائٹ تھا--

عجزم روحیل عنصر کا چھوٹا بیٹا جو اکیس سال کا آج پہلی بار آفس آیا تھا اور آج کافی تھک گیا بڑے بڑے لوگوں سے مل کے--

جبکے عقیل ابھی بھی فریش تھا اٹھایس سالہ زندگی کا بہترین دن جو تھا اسکے لیئے پروجیکٹ کا ملنا ڈیڈی کا شاباشی دینا مگر گھر کو بھی نکلنا تھا -- ڈیڈی تو انکل توصیف جو انکے تایا ہیں انکے ساتھ جا چکے تھے

اب وہ کال نہیں کر رہی تھی بلکے رو رہی تھی کیونکہ جن کے گھر انہیں قیام کرنا تھا اسے انکا ایڈریس بھی نہیں معلوم تھا---

اتنے میں ایک گاڑی اسکے پاس رکی-- فرنٹ ڈور کھول کر ایک لڑکا باہر نکلا -- دوسری طرف سے بھی سستی سے ایک لڑکا گاڑی سے نکلا اور اُسنے اس لڑکی کو دیکھا جس سے اسکا بھائی بات کر رہا تھا وہ رو رہی تھی-- وہ لمبی سی لڑکی جسنے لال فراق پہن رکھی تھی اور بڑی سی چادر لے رکھی تھی اور ساتھ چار سالہ بہن تھی -- بات کو آخر ہوتا دیکھ کر وہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا اور بوتل سے منہ لگا کے پانی پینے لگا--

"آپ رو کیوں رہی ہو؟" عقیل مدد کی نیت سے کار سے نکلا اور سامنے جاکے پوچھا-

ہمیں ماموں بھول کر یہیں چھوڑ گئے اور کال پک نہیں کر رہے اور ماما "

۔بھی نہیں " تھوڑا سے رک کر اسنے بتا دیا کہ شاید ہلپ مل جائے

مگر کیسے بھول گئے وہ"عقیل نے عجیب انداز میں پوچھا -- پھر اسکی "

تفصیل سے وہ سمجھ گیا اور گاڑی میں ڈراپ کرنے کی آفر کی مگر پھر ماموں

کا نمبر مانگا-- اتنا تو دماغ کو کلیر ہو گیا تھا کہ وہ ایڈریس نہیں جانتی ہوگی ورنہ

کیسی رکشا میں جا چکی ہوتی کیونکہ وہ حیدر آباد میں تھے جہاں شادیشادیوں کے

فنکشن دیر تک چلتے ہیں اور میرج ہال کے آس پاس رکشے والے ملتے ہیں اور

--آج تو بس بارہ کا ہی وقت تھا

عقیل کے کال کرتے ہے تیسری بیل پر کال ہوگئی فیصلہ یہ کیا عقیل

نے کہ ماموں کہاں رکشے پکڑنے اور پھر آنے میں وقت برباد کرے وہ خود

-- ہی چھوڑ دے گا

--ایڈریس معلوم کرکے ان دونوں بہنوں کو پیچھے بیٹھایا اور گاڑی چلانے لگا

پھر انکی پریشانی سوچتے ہوئے پانی کی بوتل پکڑادی جسے عجزم نے منہ لگا کے

پانی پیا تو اور وہ روک نہیں سکا عقیل کو مگر پھر یسریٰ کو پانی پیتے دیکھا جسنے

بوتل کو منہ لگایا ہوا تھا-- تب عجزم نے دیکھا اٹھارہ سال کی وہ لڑکی اسکے

مقابلے کی خوبصورت بلکل نہیں تھی مگر پھر بھی اس کی رویا سا چہرہ ہلکا

-- میک پک اسے پر کشش بناتا تھا

اسے اسکا نام نہیں معلوم تھا مگر اسکے دل نے کہا وہ اسے یاد رکھے گا-- اور

وہ کوئی نہ سمجھ نہیں تھیں اسکی نظریں سمجھ رہی تھی مگر اگنور کررہی تھی

اتنے میں گھر آگیا ماما بھی گیٹ پر آئی کھڑی تو بہت شکریہ کیا عقیل اور

عجزم کا اور چائے کا بھی کہا

........________________________________

وہ گھر پہنچتے ہی سونا چاہتی تھتھی مگر اسکی رشتے کی خالہ جن کے گھر ان کا قیام تھا چائے لے کر آئی تھیں اور اب انکا ارادہ یسریٰ سے باتیں کرنے اور جو گزری وہ تفصیل سے سننے کا ارادہ تھا -- اب جب وہ ان کے گھر مہمان -- تھے تو ان کے مطابق ہی انہیں رہنا تھا -- ظاہر ہے کہ انکا ہی گھر تھا اس سے باتیں کیں جن میں انھوں نے روحیل عنصر کے خاندان کی بھی باتیں کیں جو کہ کافی کامیاب شخصیت ہونے کے علاوہ کیسی یتیم خانے کے اونر بھی ہیں اور اس پراپرٹی کو آپنے بڑے بھائی کے حوالے کر رکھا

ہے--اور پھر تین بجے کے قریب وہ سونے کے لیئے اٹھ گئی اور پھر وہ بھی

سو سکے

اور آنٹی کے بتانے کے بعد یسریٰ کو ان تینوں کے ہی فیس بک پیج بھی ملے

---اور اسنے عجزم کے پیج کو لایک کرکے اپنی سرچ لسٹ میں اوپر رکھ لیا

شادی سے فارغ ہوکر چند دن خالہ کا حیدر آباد دیکھ کر وہ لوگ

---واپس آگئے sarghoda

اسکی پلکیں لمبی تھیں -- آنکھیں برون اور بال دو پٹے میں تھے-- چہرہ گندمی

مگر پر کشش تھا نین نقش سب ہی مناسب تھے-- مگر اسے اسکی پلکیں اور

آنکھیں بلکل نہیں بھول رہی تھی۔ وہ حیران تھا کہ کیوں اسے وہ لڑکی یاد

ہے کیوں وہ اسے یاد رکھے ہوئے ہے--

اسنے خود کو دیکھا کہ وہ خود شہزادوں سا ہے اور اسے ایک معمولی لڑکی کیوں یاد

ہے جبکہ یاد رکھنے والے چہرے تو عام نہیں ہوتے--

اسنے آپنے دل کو سمجھنے سے انکار کیا مگر دل نے اس لڑکی کو خود میں رکھ

لیا--

وہ سرگھودھا میں آگئی تھی اور مکمل توجہ سے آپنی پڑھائی میں لگی تھی-- وہ

ICS کر رہی تھی اور باروی میں تھی--

اس کی توجہ چلتے چلتے رک کر سب بھول کر عجزم کو سوچنے لگتی تھی مگر وہ

حیران بھی تھی اسکے مطابق تو یہ وقتی ہی تھا کیونکہ اس نے اسے بس دیکھا

ہی تھا -- مگر اگر بات ضروری تھی تو بات تو اسکی عقیل سے ہوئی تھیں اور خوبصورتی تو اسکی بھی کم نہیں تھیں تو وہ کیوں اسکے خیال میں نہیں آتا -- اور کیوں ایسا ہے کہ عجزم کے لئے وہ خیر کی دعا کرتی ہے اور کیوں اسکی خوشی مانگتی ہے-- دل کیوں اسے روبرو مانگتا ہے مگر اسنے خود کو سمجھایا اور دعا کرنی شروع کردی کہ وہ اسے بھول جائے کیونکہ وہ خود کو اسکے قابل نہیں سمجھتی --

----

عجزم"!!! اٹھ جاؤ یار کونسے خوابوں میں ہو--"ناشتے شروع کرنے سے " پہلے وہ دوبارہ کمرے میں آگیا تاکہ عجزم کو بھی اٹھا لے ناشتے کے لیئے کیونکہ عقیل کی عادت تھی کہ وہ اسکے ساتھ ناشتا ضرور کرے

ماما کے انتقال کے بعد شزا اور فضا تب تک رہی جب تک ان دونوں کی شادی نہیں ہوئی -- مگر دونوں بہنوں کی روحیل عنصر نے شادی کردی اب کھانا تو بوا دیکھ لیتی تھیں مگر عجزم کو عقیل خود ہی دیکھتا تھا کیونکہ ڈیڈی تو بزی رہتے تھے --

عقیل کے اٹھانے سے ہی عجزم کی صبح ہوتی تھی ورنہ سو الارم بھی اسے ہلا نہیں سکتے تھے---- مگر آج تو سچ میں خواب ہی دیکھ رہا تھا عقیل اسے کئی دفعہ آوازیں دیں چکا تھا اور ساتھ ساتھ آفس کے لیئے تیار بھی ہورہا تھا ---- -- اور اتنے میں بوا نے سب تیار کرلیا

اسنے پلکیں کھول کے پھر بند کرلی مگر پھر اٹھ کے بیٹھ گیا-- جب یاد کیا تو دماغ میں وہ آنکھیں روشن ہوگئی اور اسکا چہرہ مسکراہٹ سے سج گیا

عجزم کو اٹھتا دیکھ کر عقیل ناشتے کی ٹیبل پر آگیا -- ناشتے کے ساتھ اسنے بوا کو دھونے والے کپڑوں کا بتایا اور بوا نے سمجھ کر بات ذہن میں رکھ لی تاکہ کپڑے دھونے والی ملازمہ کو بعد میں بتا دے --- کیونکہ بوا بڑی تھیں تو وہ باقی ملازمین کو دیکھ لیتی تھیں اور تب سے روحیل عنصر کے گھر ملازمہ تھیں جب انکی شادی ہوئی -- وہ روحیل عنصر کی والدہ کی وجہ سے ان کے گھر میں کام کررہی تھیں ---

فریش ہو کر عجزم بھی ناشتے پر آگیا -- ڈیڈی تایا کے گھر ہی تھے اور عجزم کو انکی غیر موجودگی کی عادت تھی -- سو اسنے عقیل سے باتیں کرتے ہوئے ناشتہ کیا -- اور عقیل کے جانے پر خود بھی یونی کے لیے نکل لیا دوسری گاڑی لے کر -- اور آج اسکے لیے دن اچھا تھا ۔ ایک تو خواب کی وجہ سے اور دوسرا عقیل کو خوش دیکھ کر ورنہ عقیل بہت مصروف ہوگیا تھا آفس جوائن

کر کے-- اسکی خوشی کی وجہ عجزم کو پروجیکٹ لگا -- مگر اصل وجہ جان لیتا

تو ----

آپنے بھائی سے ہر بات کہنے والی یسریٰ نے حیدرآباد میں ہونے والا کچھ شیر

نہیں کیا ماما ہی نوید بھائی کو شادی کا احوال سناتی رہیں

وہ واپس آتے ہی بزی ہوگئی تھی-- ستمبر میں کلاسیں شروع ہوئی ہی تھیں

کررہی گورمنٹ کالج میں تو اسکے بس ICs کے ایک شادی آگئی کیونکہ وہ

تین دن ہی تھے کالج کے اصل پڑھائی تو ویسے بھی اکیڈمی میں ہی ہوتی ہے

--تو وہ آرام سے حیدرآباد کی شادی دیکھ آئی

اب واپس اکر وہ پڑھائی میں لگ گئی تھی بننا تو نفسیات کا ڈاکٹر تھا اسنے

--بھائی کی طرح مگر اسنے ارادہ بدل دیا

--خود کو بہت مصروف کر کے بھی وہ عجزم کو نہیں بھولی تھی

--یسریٰ" ماما نے اسے آواز دی تو کچن میں چلی آئی"

--!!جی" ماما"

بیٹا کچن میں آجایا کرو اور اب میری بس ہلپ نہ کیا کرو بلکے کوئی ذمہ داری

-- بھی ایک وقت کا تو کھانا بنایا ہی کرو

جی ماما میں بکس رکھ کے آتی ہوں پھر آپ بتایئں مجھے-- وہ کہتی ہوئی جلدی

سے نکل لی

آفس آکے بھی وہ مسکرا رہا تھا ورنہ وہ فالتو سوچوں میں پڑ کر وقت زیاہ کرنے

والوں میں سے نہیں تھا-- وہ رات پندرہ دن پرانی ہو چکی تھی مگر اسکی یاد تو

--نئی ہی تھے

اسے پتا تھا کے اب اسے فرصت نہیں ملے گی کیونکہ " عنصر کنسٹرکشن "

کے پاس ایک بڑا پروجیکٹ تھا اور اسے سب کام دیکھنا تھا اور ڈیڈی کو

رپورٹ کرنا تھا --

مگر اسے آپنے دل کا بھی کچھ کرنا تھا --

آفس سے نکل کر وہ اسی پتے پر آگیا مگر اس لڑکی کا پتا ان لوگوں سے کیسے

پوچھے یہ اسے بلکل نہیں پتا تھا سو وہ گاڑی میں ہی بیٹھا رہا اور پھر اسنے

ایک تھکے ہوئے نوجوان کو اس گھر کا دروازہ بجاتے دیکھا-- اور پھر عقیل

نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی گھمالی-----

عجزم کے سب دوست ہی بہت قابل تھے اور اسکا مزاج خوب سمجھتے تھے--

اسکے لبوں پر جب مسکراہٹ رہنی لگی تو چونک گئے اور اسے چھیڑنے لگے --

اور پوچھنے لگے مگر اسنے آپنا راز ہی رکھا کیونکہ جن سے محبت کی جائے انکی عزت پھر بہت اہم ہوتی ہے یوں وہ خاموش ہی رہا۔۔ اب قسمت مزید کیا کرتی ہے وہ تینوں ہی نہیں جانتے ستمبر جا رہا ہے اور اکتوبر آنے والا ہے عقیل کا پروجیکٹ دسمبر میں ختم ہوگا اور یسریٰ تک جانے کا مشن شروع ہوگا

اسنے کمپنی میں جگہ دیکھتے ہوئے اس نوجوان کو جو کہ یسریٰ کی خالہ جو کہ رشتے کی خالہ ہیں انکا بیٹا ہے اور اب وہ نوجوان سفیر اب عقیل کا دوست بن چکا ہے

عقیل کا کام اچھا جا رہا تھا اسے یقین تھا کہ پروجیکٹ اچھے سے پورا ہوگا سو وہ مطمعین ہی تھا اسے آج ڈیڈی سے بات کرنی تھی اور ڈیڈی کو بھی اس

سے ایک اہم بات کرنی تھی ڈیڈی سے بات کرنے کا سوچ کہ وہ ایزی تھا

جب آفس سے وہ آیا تو بوا نہ اسے اسٹڈی میں بھیج دیا جہاں ڈیڈی بیٹھے تھے

--آگئے تم" عقیل کو آتا دیکھ کر کرسی پہ جھولتے جھولتے وہ مسکرائے"

تمھیں معلوم ہوگا ہی کہ مجھے کیا بات کرنی ہے۔ اب تمھاری ماں تو ہے "

نہیں جو بہو ڈھونڈے تو کوئی لڑکی پسند آئے تو بتاو مجھے " انہیں عادت تھی ٹو

--دا پوائنٹ بات کرنے کی

۔ اب عقیل جتنا بھی کاونفیڈنٹ تھا مگر پھر بھی جھجھک رہا تھا

---مطلب کوئی ہے؟ ؟ ڈیڈی نے دیکھتے ہوئے پوچھا

۔جی" عقیل نے کہ ہی دیا"

پھر تو اچھا ہی ہے -- اب اسکے گھر لے چلو بس پھر ہمیں -- ڈیڈی "

۔مسکراتے ہوئے بولے تو عقیل نے انہیں سب بتا دیا

جس پر ڈیڈی نے سنجیدہ ہوگئے

...____________________________

نوید بھائی کو ایک سال ہوا تھا ڈگری کمپلینٹ ہوئے ۔وہ نفسیات کے ڈاکٹر تھے اور لوگ اب انہیں پہچاننے لگے تھے

وہ کافی آسانی سے لوگوں کے مسائل سمجھ لیتے تھے ۔اس لیے وہ چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ جاتے تھے

یسریٰ ان سے بات نہیں کررہکررہی تھی مگر وہ اسے پڑھ رہے تھے۔۔۔ آج آتے ہوئے وہ اسکے لیے برگر لے کر آئے تھے تاکہ وہ کچھ دیر بیٹھ کر بات کرے اور وہ اسکی دل کی بات جان سکیں۔۔۔

مگر وہ تو بہت چھوٹی ہوگی تم سے اور وہ بھی دس سال" ڈیڈی نے سنجیدگی "

سے کہا--

مگر ڈیڈی مرد کے بڑے ہونے سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا "

نا"--------------

مگر!! ------ " مجھے پڑتا ہے۔ میں کیا وہ لوگ بھی انکار کر دیں گے

وہ لوگ تو پتا نہیں مگر آپ کیوں انکار کر رہے ہیں ؟؟ عقیل نے بڑی ہمت

----------- سے پوچھا۔ورنہ انکار کے خیال نے اسکا دل توڑ دیا تھا

ظاہر وہ تم سے کیا عجزم سے بھی چھوٹی ہے۔مگر پہلے اسکا شھر اور پتا "

معلوم کر لو--

اوکے ڈیڈ---مگر ابھی تو مجھے وقت دے دیں -- پروجیکٹ کے بعد--

ہمم!------ -- ٹھیک ہے

ڈیڈی نے اوکے کر دیا کہ شاید عقیل سچ میں سنجیدہ ہے۔اور وہ کوئی عورت

-- تو تھے نہیں جو بیٹوں کی شادیاں سٹیٹس دیکھ کرتی ہیں

ڈیڈی سے بات کرکے عقیل ایزی ہوگیا اور عجزم سے شیر کرنے کا سوچنے

لگا----

--یسریٰ!!! نوید نے آتے ساتھ برگر والا ہاتھ آگے کیا اور یسریٰ کو پکڑا دیا

---یہ کھا کر میرے کمرے میں آجاو

" جی بھائی " تھنک یو

برگر کھا کے اور تھوڑا چھوٹی مہرو کو دے کع یسریٰ نوید بھائی کے روم میں آگئی

---جی بھائی بولیں --- یسریٰ اندر آتے ہی بولی تو نوید نے اسے بیٹھنے کا کہا

۔تو بتاو مجھے " نوید بھائی اچانک بولے "

-- کیا" یسریٰ نے حیران ہو کر پوچھا"

--جو مجھے بتا نہیں رہی

۔مگر میں کچھ چھپا نہیں رہی

؟؟کیسی کو پسند کرنے لگی ہو

؟؟کیا بھائی ؟؟ آپ کیا بول رہے ہو

آپنے بڑے بھائی سے بھی راز رکھو گی؟؟ بھائی نے پیار سے پوچھا تو اسکی آنکھ

---میں آنسو چمکنے لگے

" مگر بھائی"

یسریٰ کیسی سے محبت بری بات نہیں ہوتی اور نا ہی تمہیں میں ڈانٹوں

گا--- مجھے آپنا ہم راز نہیں بناو گی --

کیوں کے یسریٰ نے کیسی دوست کو بھی نہیں بتایا تھا تو اسنے بھائی کو بتا

دیا-- پھر بھائی نے سر پر ہاتھ رکھ دعا دی تو وہ خوش چھت پر چلی آئی

-- شام ہو رہی تھی تھوڑی دیر تک اسے کچن میں بھی کام کرنا تھا

چھت پر کھڑی وہ عجزم کو سوچ رہی تھی...

آخر کیوں مجھے تم بھولتے نہیں کیوں آخر کیوں؟؟

کیا یہ محبت ہے؟؟ جو میں تمہارے لیے دعا کرتی ہوں--کیوں مجھے تمہاری فکر

ہے اور

سنو!!

کیا ایک طرفہ محبتیں بہادر کرتی ہیں؟؟

--------مگر نہیں

--- دو طرفہ محبتیں ہی بہادر بنا دیتی ہیں

--تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہو

آپنی سوچوں میں گم ہو کے وہ چھت پر ہی کھڑی رہی کہ ماما چھت پر آگئی اور اسے ہوش میں لانے کے لیے اسے پیچھے سے تھپر مار دیا وہ بھی ہلکا سا جس سے وہ ہوش میں توآگئی مگر بری طرح رونے لگی -----جس پر ماما حیران و پیریشان ہوکر اسے پیار کرنے لگیں اور سوچتی رہی --- "یہ محبت کبھی ہنساتی کبھی رولاتی ہے-- کبھی بہادر کردیتی ہے تو کبھی ڈرپوک بنا دیتی ہے

----------------اور آگر

وہ اور بھی سوچنا چاہتی تھی--- مگر اسکا رونا ماما کو حیران و پریشان کر رہا تھا تو آنسو صاف کر کے ماما کو اطمینان دلایا کہ کے وہ ٹھیک ہے اور انکے ساتھ

نیچے

آگئی---

عقیل نے سوچ رکھا تھا کہ وہ آپنی فیلنگ عجزم سے شیر کرے مگر اس نے سوچا جب وہ اسے ڈھونڈ لے گا تب ہی عجزم کو سرپرائز دے گا کے وہ شادی کر رہا ہے

کیوں کے شام ہو رہی تھی تو ڈنر کا وقت قریب تھا------- وہ عجزم کے روم میں آگیا۔ مگر عجزم اس وقت گھر نہیں تھا--- عقیل نے اسکے روم میں ایک پینٹنگ دیکھی جو ڈھکی ہوئی تھی--- عجزم کو پنٹنگز بنانے کا شوق تھا

مگر اسکی زیادہ تر پینٹنگز کھلی پڑی رہتی تھیں --- بس وہ خاص پینٹنگز کو ہی

-- کور کر دیتا تھا

اسے کور دیکھ کر عقیل کو تجسس ہوا ---- ابھی وہ کچھ کرتا کہ عجزم تیزی

سے بیچ میں آگیا

بھائی سوری آپ نہیں دیکھ سکتے" عجزم نے جلدی سے کہتے ہوئے اس "

---پینٹنگ کو اٹھا کر الماری میں لوک کر دیا

--- کیا؟؟ کمپلینٹ نہیں ہوئی؟ عقیل نے حیرانی چھپاتے ہوئے پوچھا

--- ابھی آپکو دیکھا نہیں سکتا" عجزم نے کہتے ہوئے عقیل کا بازو پکڑ لیا"

ڈنر کرتے ہیں چل کر۔اب کے عجزم مسکرایا جیسے دل میں شکر ادا کیا

---ہو

-- ٹیبل پر آکے وہ دونوں بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر میں ڈیڈی بھی آگئے

ڈنر کے بعد عجزم عقیل کو روم میں لے آیا۔۔۔ "یہ پینٹنگ ایک لڑکی کی

۔۔ہے اور" ابھی وہ مزید کہتا کہ عقیل بول پڑا

لڑکی سے یاد آیا مجھے بھی کچھ کہنا ہے مگر مینے کسی لڑکی کو پینٹ نہیں

کیا۔۔اور اس لڑکی کی اجازت سے پینٹنگ بنائی ہے تم نے؟ اور بنائی کہاں

پر تم کیا آپنا سمان یونی لے گئے تھے۔۔لڑکی یونی فیلو ہے؟؟؟ اور

بھائی !!!! چپ تو کریں ۔۔آپ تو بولے ہی جا رہے ہیں ۔۔ عجزم جھنجھلا "

کے بولا تو عقیل کو بریک لگی مگر وہ چپ پھر بھی نہیں ہوا اور ہنسنے لگا جس

پر عجزم نے بھی ہنسنا شروع کردیا

ڈیڈی کا روم بھی قریب ہی تھا انہوں نے کتاب چھوڑی اور عجزم کے

کمرے میں چلے آئے۔۔ دونوں بھائیوں کو خوش دیکھ کر ڈیڈی نے مووی

دیکھنے کا پلان کیا ۔۔یوں پینٹنگ کا پردہ ہٹنا رہ گیا اور عقیل سوچ کر رہ گیا

کے وہ کل عجزم کی پینٹنگ دیکھے گا-----------------مگر آنے والے کل میں وہ اور اس سے اگلے ہر پل میں وہ صرف مصروف تھا کیونکہ پروجیکٹ شروع ہو چکا تھا---وہ آفس میں بیٹھا صرف اپڈیٹ نہیں لے سکتا تھا اسے سائیٹ پر جا کر کام بھی دیکھنا تھا اور ضروری چیزوں کا جائزہ بھی لیتے رہنا تھا ----

وقت آپنا سفر طے کرتا ہوا اکتوبر کا وسط لے آیا تھا

یسریٰ کی پڑھائی آسان نہیں تھی مگر اسکی محنت اسے کامیاب کرنے والی تھی اسے بس فزکس سے اشو تھا مگر ایکڈمی میں وہ سب کر رہی تھی-- ویسے تو اسکا قران پاک مکمل تھا مگر محلے میں ایک آپا کے گھر وہ روز جانے لگی تھی

کیونکہ وہ بہت سویٹ لیڈی تھیں ۔۔۔۔۔ وہ قران پڑھاتی تھیں اور قرات

سیکھاتی تھیں ۔۔

یسریٰ ان سے قرات سیکھ رہی تھی اور انکے کام بھی کر کے آجایا کرتی تھی

اور جب بچے پڑھ کر چلے جاتے تو انکی باتیں سنتی جس میں ہمیشہ اسکی سوچ

کو کچھ نیا سوچنے کو اچھا کرنے کا پوائنٹ ملتا۔۔۔۔۔ یسریٰ ان سے کبھی

کچھ پوچھ بھی لیتی تھی یوں وہ کافی میچور ہوگئی۔۔۔۔ آج بھی آپا کے سادے

سے گھر میں الجھی سوچوں میں گھری چلتی چلتی وہ عجزم کے ساتھ ایک سفر

پر نکل آئی۔ آپا نے ایک عمر گزاری تھی ۔۔۔ ان کہی باتوں کو بھی محسوس

کر کے پڑھ لیتی تھیں اور کہتے ہیں نا مُشک اور محبت چھپائے نہیں چھپتی

۔۔۔ انہوں نے بھی اسے پڑھ لیا

لڑکی ؟!! تم خود کو روک لو محبت محبوب کہنے کو ہی پیارے ہوتے ہیں مگر "

---"اصل میں تو محبت داغِ دل ہوتی ہے

کیا کہ رہی ہیں آپ" یسریٰ پکڑے جانے پر حیران بھی ہوئی اور انکے علم "

--- ہو جانے پر عجیب سی بھی ہوگئی -- اب ان سے کیسے بات کرے

مگر وہ بول کر چپ ہوگئی تو یسریٰنے سوچا کہ شاید اسے جواب دینا چاہیئے

--- --اسے انہیں بتانا چاہیے کہ محبت کوئی داغِ دل نہیں

آپ کیسے محبت کو داغِ دل کہ سکتی ہیں ؟؟؟ ----------- پوچھ کر "

وہ مزید بولی--" محبت میرے لیے معتبر ہے" ---------پتا ہے کیوں ؟

پہلے میں اسے بس فینٹیسی سمجھتی تھی مگر جب ہوئی تو جانا کہ محبت تو عظیم

---- ہے معتبر ہے

مجھے ہے محبت عجزم سے ---ان لوگوں سے جنسے عجزم کو محبت ہے

---میرے لیے اہم ہے اسکی خوشی-- میں دعا کرتی ہوں اسکے لیے اسکی

خوشی کے لیے ---

میں کبھی بھی اسے نہ دکھی دیکھنا چاہتی ہوں نہ دیکھ سکتی ہوں---اسے

کوئی بھی تکلیف ہو میں نہیں چاہتی---اسے کچھ بھی برا ہو میں نہیں سوچ

سکتی ------وہ جہاں رہے خوش رہے ----اسکے حصّے کا ہر دکھ درد مجھے

مل جائے ----

محبت اگر داغِ دل بھی ہے تو قبول ہے کیوں کہ داغ تو لگ چکا دل پر اب

یہ دل کورا نہیں رہا----------

--آپا تو حیران ہوگئی مگر پھر مسکرائیں

"اور بتاو" -----

"کیا بتاؤں"؟

"محبت کے بارے میں" !------

"کیا واقعی"؟؟

"ہاں" انہوں نے مسکرا کے اسے کہا"-----

"شعر میں کہوں"؟؟ اسے حوصلہ ہوا تو اسنے مسکرا کر پوچھا" --

"ہمم" ----------

بڑے ہی پاگل تھے پہلے بھی مگر

محبت کے اب انوکھے اسباق پڑھے ہیں

اب خود کا تعارف کیا کروائیں ہم

پاگل تھے ہی دیوانے ہوئے پڑے ہیں

۔ اس دن کے بعد آپا بھی اسکی ہم راز ہوگئیں
مگر شرم کی وجہ سے یسریٰ نے کبھی دوبارہ بات نہیں کی

عجزم آپنی الماری کے پاس کھڑا سوچ رہا تھا ۔۔۔ پھر اسنے الماری کھول کر وہ پینٹنگ نکالی اور اسکا کور ہٹا کے آپنی بنائی ہوئی پینٹنگ کو دیکھا ۔۔۔۔۔۔ وہ یسریٰ کی تصویر تھی جس میں اسنے لال رنگ کی فراک پہن رکھی تھی اور برون چادر میں اسکی مسکراتی ہوئی پینٹنگ تھی۔۔۔۔۔ پینٹنگ پر ہاتھ پھیر کر وہ ۔۔۔مسکرایا اور پینٹنگ کو دوبارہ کور کر دیا

یہ سب کرنے کے بعد وہ آپنا بیگ لیے اسٹڈی میں آگیا ۔۔ جہاں اسنے بیگ کرسی پر ڈال دیا اور چلتا ہوا ناول ریک کی طرف آیا۔۔ وہ ناول پڑھنا برا نہیں

سمجھتا تھا بلکہ ڈیڈ نے اس کے شوق کی وجہ سے اسے ہر طرح کے ناول لا دیے تھے -- اور خود بھی پڑھتے تھے

آج اسنے آپنے لیے ایک رومینٹک ناول چنا جبکہ وہ اسٹڈی میں بیگ اس لئے لایا تھاتاکہ سکون سے پڑھے مگر وہ بھول گیا اور ایک ناول پڑھنے لگا اس کی سپیڈ بہت کمال تھی وہ ایک اسے موڑ پر آیا جس میں ہروئین اظہار محبت سے مطلق باتیں آپنی ڈائری میں لکھ رہی تھی --- عجزم کو اسکی فیلنگ خود سے جدا نہیں لگیں تو اسنے کتاب کو سینے پر رکھتے وہی الفاظ دہرائے ----

"دل چاہتا ہے کہ ہر زبان سیکھ لوں اور پھر تمہیں لکھ کر دوں کہ مجھے تم سے محبت ہے مگر جب تمہیں انت الحیات لکھ دیا پھر باقی کیا رہا؟"

یہ سب کہ وہ مسکرایا --- اتوار کا دن تھا مگر ڈیڈی تایا کے گھر تھے اور عقیل سایٹ پر گیا ہوا تھا کیونکہ کنسٹرکشن کا کام چھٹی دیکھ کر چھوڑنے کا

نہیں تھا --- کیونکہ عجزم آپنے دھیان میں تھا اسے پتا نہیں چلا کہ ڈیڈی نا

-- صرف گھر میں آچکے ہیں بلکے اس کی باتیں بھی سن چکے ہیں

کون ہے تمہاری انت الحیات "؟؟ ڈیڈی مسکراتے ہوئے عجزم کے سر پر "

--آگئے تھے

عجزم ڈیڈی کی انڑی سے اچھل کر کھڑا ہوگیا -- اور سرور کی کفیت سے نکل

کر شعور کی کفیت میں آگیا ---- "یہ تو بس ناول کے جملے ہیں "------

"اور بس یوہنی ریپیٹ کیے میںنے" عجزم نے ناول دکھاتے ہوئے کہا مگر ڈیڈی

نے یقین نہیں کیا ---- بلکہ اس سے پوچھا

بتاو گے نہیں کیا"؟؟ میں تو سوچ رہا ہوں ایک بھائی کا نکاح کروادوں اور "

--------ایک کی منگنی

؟؟؟---"کیا آپنے بھائی کے لیے لڑکی دیکھ لی ہے "

...؟دیکھی تو نہیں ہے مگر اسنے ذکر کیا ہے ایک لڑکی کا مگر اب تم آپنی بتاو

؟؟" نہیں----بلکے آپ مجھے بتائیں-- کے بھائی نے کیا بتایا ہے"

وہ تم پوچھ لینا---ڈیڈی نے بات پھر سے عجزم کی طرف گھمائی تاکہ عقیل

کی بات میں پڑ کر وہ آپنی بتائے بغیر نہ چلا جائے

-------عجزم بات کو گھمانا چاہتا تھا مگر ڈیڈی اسی بات کو لے آتے تھے

پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بتا ہی دے---مگر--اسی وقت بوا کھانے کا

-- بتانے کے لئے آ گئیں تھیں

اور اسے موقع مل گیا-- بھوک کا شور مچاتے ہوئے وہ جلدی سے نکل

---گیا

ڈیڈی بھی سمجھ گئے اس کی چال------ اور مسکراتے ہوئے نکل لئے

---بوانہ سمجھی سے دیکھتے ہوئے پیچھے آ گئیں -- تھوڑی دیر تک عقیل

---نے بھی انہیں جوائن کر لیا--وہ کافی الجھا ہوا لگ رہا تھا

شاید سائٹ پر کچھ ہوا تھا--- مگر ڈیڈی نے پوچھنا مناسب نہ سمجھا-یہ تو

عقیل ہی جانتا تھا-----------------

الجھی سوچوں نے اسے ٹیبل جلدی چھوڑنے پر مجبور کر دیا

-

---اسے یاد تھا جب وہ سائٹ کے بعد پارک گیا تھا

اور وہاں پر ایک لڑکی ملی جو کے بہت خوبصورت تھی --مگر خوب صورتی تو پہلے

بھی اس کے لیے کبھی اہم نہیں رہی تھی----- خاص بات تو یہ تھی کہ

اس لڑکی نے بنا عقیل کو متوجہ کیے خود کی طرف توجہ حاصل کرلی تھی۔۔۔۔ وہ ابرش نامی لڑکی کافی خوب صورت تھی اور پہنے اوڑھنے کا سلیقہ بھی اسے خوب آتا تھا۔۔۔۔مگر اسکی خاص بات جو عقیل نے فیل کی وہ اسکا کردار تھا ۔۔۔ اسنے ایک لڑکے کو کافی اچھی جھاڑ پلا دی جو لوفر اسے پھول پیش کر رہا تھا ۔۔

کچھ لوگوں کے مطابق وہ غلط بھی تھی مگر عقیل کی سوچ تھی کہ اگر لڑکی فیشن حد میں رہ کر رہی ہے تو کوئی برائی نہیں ہے ۔مگر کچھ لوگ جو چاہتے ہیں وہ بلکل ہی قید ہوجائیں ۔

ان کے قریب اسکا صرف دوپٹے میں ہونا اور کھلے منہ پھرنا(ہیجاب یا نقاب نہ کرنا) اور پھر خوب صورت ہونا غلط تھا ۔۔

مگر عقیل نے ایسا نہیں سوچا نہ وہ سوچ سکتا تھا بلکہ اسنے اس لوفر لڑکے

کو بھاگنے پر مجبور کردیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے لیے کیسی کو لڑتے

دیکھ کر ابرش بہت خوش ہوئی کیونکہ اس لوفر لڑکے کو پٹائی کی طلب تھی

اور عقیل کے پنچ نے بچ (بھاگ) نے پر مجبور کر دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔ابرش نے عقیل کا شکریہ کیا تو عقیل مسکرایا

آپ عقیل ہیں نا"؟؟ ابرش نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔ حالانکہ اسے تو "

۔۔۔۔۔کنفرم تھا مگر وہ عقیل کو یاد دلانا چاہتی تھی

؟ہاں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر ؟ تم مجھے کیسے جانتی ہو"

۔۔۔کیونکہ آپ اور میں ایک ہی یونی میں تھے

شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عقیل نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ یاد کچھ نہیں آیا ۔۔۔

۔بات جو پرانی ہوگئی تھی

---شاید-- نہیں حقیقتاً "ا برش نے یاد دلانا چاہا"

-- مگر----- ہمارے ڈیپارٹمنٹ مختلف تھے-- عقیل نے یاد کر کے پوچھا

ہاں ---اور آپ بس بوائز سے دوستی رکھتے تھے --- اور بھی بہت کچھ یاد "

-ہے مجھے "---- ابرش ہنوز مسکراتے ہوئے بولی

عقیل کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس کا فون بج گیا-اور وہ خدا حافظ کہتی ہوئی

-- پارک کا گیٹ پار کرگئی

وہ اپنی ا لجھی سوچوں سمیت کھڑا رہ گیا-- اور وہ جو فریش ہونے پارک آیا تھا

--اب نئی ا لجھن لئے گھر

آگیا-------------------------------------

---جب صبح ہوئی تو اسے ایک نئے نمبر سے گڈ مارننگ کا مسج آیا

اور پھر اسی نمبر سے ہوے انائس ڈے کا مسج آیا اور نیچے ابرش حماس لکھا

تھا --جس سے وہ سمجھ گیا -اور دونوں میسج ڈلیٹ کرکے وارڈوب کی طرف

--اگیا--اسی لمحے پھر میسج رنگ بج گئ

-- اب کے عقیل حیران رہ گیا

بلیک کلرآپ پر سوٹ کرتا ہے-مگر بلیک کوٹ سوپر کول لگے گاآفس "

--" میں

اس وقت اسکے ایک ہاتھ میں بلیک ڈریس پینٹ کا ہنگر تھا اور دوسرے ہاتھ

--میں بلیک کوٹ کا

وہ حیرانی سے سوچ رہا تھاکہ ابرش کو کیا یہ پتا ہے کہ وہ ہاتھ میں کیا لئے

--کھڑا ہے،جو اسے یہ مسج ملا

اتنے میں پھر مسیج آیا-- " زیادہ تر پاپا آفس جاتے وقت دونوں ہاتھوں میں

ہینگر لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور یہی سوچتے ہیں کیا ڈریس آپ کریں ، اور

"میں انہیں آئیڈیا دیتی ہوں"

-- سو میری بات مان لینا

-- اور سوچنے میں وقت نہ لینا ، کیونکہ آپ لیٹ ہونا نہیں چاہتے

---اور میں آپکو آپ سے زیادہ جانتی ہوں

اس میسج کو پڑھ کر اسنے ہینگر بیڈ پر ڈال دیئے گر ابرش کو ریپلی ابھی بھی

-- نہیں کیا

-- مگر وہ وقت واقعی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا --اور اسے ناشتہ بھی کرنا تھا

اب ابرش نے عجزم کو کال کر کے شکریہ ادا کیا، کیونکہ وہ ہی تھا جو ابرش

- کو آپڈیٹ دیتے ہوئے آس پاس چھپا ہوا عقیل کو دیکھ رہا تھا

؟"کیا یہ جو تم کر رہی ہو سہی ہے"

-- نائلہ نے ابرش سے پوچھا

وہ ابرش کی بڑی بہن تھی اسے پتا تھا کہ وہ عقیل سے یونی لایف سے ہی محبت کرتی آرہی ہے مگر عقیل کبھی اسکی خاموش محبت کی طرف متوجہ نہیں ہوا --

وہ خوب صورت ہوکر بھی توجہ حاصل نہ کر سکی تو پیچھے ہوگئی،مگر جب ایک دن بازار میں اسنے عجزم کو دیکھا تو پہچان گئی کہ وہ عقیل کا چھوٹا بھائی ہے کیونکہ وہ عقیل کو بہت چھپکے سے فالو کرتی تھی تو اسی لئے وہ اس سے ریلیٹڈ لوگوں کو بھی پہچانتی تھی۔

عجزم کو عقیل کے سب دوستوں کا معلوم تھا مگر کیونکہ عقیل کی کسی

لڑکی سے دوستی تھی نہیں تو وہ عقیل کے حوالے سے پہچانے جانے پر

حیران تھا -

اور کیونکہ محبت کرنے والا دل ہی کسی کی محبت سمجھ سکتا ہے تو عجزم بھی

سمجھ گیا -- اور کیونکہ ابرش اس سے اچھے سے پیش آئی تو عجزم کو وہ عقیل

-- کے حوالے سے پرفیکٹ لگی- اور نمبروں کے تبادلے ہوگئے

پھر عجزم عقیل کے کلوس فرینڈ جلیل رازاق سے ملا-اور اس نے جانا کہ

کے ابرش عقیل سے خاموش محبت کرتی رہی ہے -مگر عقیل نے یہ جانتے

--ہوئے بھی اسکی طرف نظر نہیں کی

تو عجزم نے فیصلہ کیا کہ وہ ابرش کی ہیلپ کرے گا اور پھر وہ عقیل پر

چھپکے سے نظر رکھتے ابرش کو میسج کرتا اور ابرش عقیل کو چونکا نے لگی اور

سب سے انٹرسٹنگ چیز یہ تھی کہ عقیل نے۔ابرش کا نمبر بلاک نہیں کیا بلکہ اسے انتظار رہنے لگا، ابرش کے میسج کا۔ابرش عجزم کے ہی کہنے پر عقیل کو میسج کرنے لگی تھی۔ کیونکہ عجزم کے مطابق عقیل کو احساس دلانا ضروری تھا۔

مگر عقیل ریپلی ابھی بھی نہیں کرتا تھا ۔۔

اور وہ عجیب سی کیفیت کا شکار تھا ۔کیونکہ وہ یسریٰ کو سوچنے کی کوشش کرتا تھا مگر وہ تو اسکی سوچوں میں آتی ہی ننہیں تھی۔

اس کے اندر باہر ابرش تھی۔۔

مگر وہ خود سے بھاگے جا رہا تھا ۔۔

مگر اسے کچھ کرنا تھا ۔کیونکہ وقت نومبر کے آخری دنوں کو لے آیا تھا ۔۔

دسمبر زیادہ دور نہیں تھا مگر سردی پھر بھی نہیں محسوس ہوتی تھی-- آج وہ

سائٹ پر زیادہ نہیں رکا تھا کیونکہ اب نگرانی کی خاص ضرورت نہیں تھی --

اور آجکل عجزم بھی آفس آجایا کرتا کرتا تھا، تو عقیل اس حوالے سے بھی

--- اطمینان سے تھا کہ عجزم آفس کے معاملات میں دلچسپی ظاہر کر رہا ہے

--اور اب وہ آفس میں روم میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ سفیر نوک کر کے اندر آگیا

عقیل نے چونکہ اسے دوست بنایا تھا تو اب اسے وقت بھی دینا پڑتا تھا مگر

-- کیونکہ سائٹ کی وجہ سے وہ بزی تھا تو مہنے بعد سفیر کی شکل دیکھ رہا تھا

ابھی باتیں ہو رہی تھیں کے عجزم بھی عقیل کے آفس میں آگیا اور اسنے

-- بھی سفیر کو پہچان لیا تھا

بھائی یہ تو! عجزم نے سفیر کو دیکھ کر کہنا چاہا تو عقیل نے بتایا کہ ہاں یہ

--- اس لڑکی کا کزن ہے اور میراع میلاوي بھی

تو کیا وہ گھر تمہارا ہے"؟ عجزم نے (چلاکی سے) معصومیت سے پوچھا جبکہ "

-اس رات سے جڑی ہر بات اسے یاد تھی

اور اس طرح سفیر نے بتایا کہ وہ اسکی خالا زاد لگتی ہے ، اور اسکا قیام انکے

-گھر تھا

مطلب وہ حیدرہ آبادی نہیں تھی، فیل بھی ہو رہا تھا" --- عجزم نے کہا تو "

--"عقیل نے یاد دلایا کہ "اسنے بتایا تو تھا

ہاہاہاہاا-- اتنی پرانی بات کونسا یاد رہتی ہے" عجزم نے کمال اداکاری سے "

--- "کہا پھر منہ چھوٹا کر کے بولا " پھر کہاں رہتی ہے وہ

--اب کے سفیر نے بتایا کہ وہ سرگھودا میں رہتی ہے

عقیل دل میں سوچ کر رہ گیا کہ کبھی وہ پوچھ کیوں نہیں سکا؟؟ سفیر سے

--دوستی ہونے کے باوجود

اس دن عجزم اور سفیر کی بھی دوستی ہوگئی ۔اور اب عجزم کی دو لوگوں پر نظر تھی، عقیل اور سفیر پر -----

عقیل کی خبر وہ ابرش کو دیتا رہتا تھا --یوں ایک دن فریش سا عقیل کوئی پروگرام بنانے لگا کیونکہ پروجیکٹ کمپلینٹ ہونے میں کچھ ہی دن تھے----------

کیسی جا رہی ہے تمہاری پڑھائی "؟؟ بھائی اسکے روم میں آئے تو اسے صفحے " کالے کرتے دیکھ کر پوچھ بیٹھے --------

---دستے سے سر اٹھا کر اسنے مسکرا کر بھائی کو دیکھا

--ٹیسٹ سیریز شروع ہو رہی ہیں کچھ دنوں تک " وہ بولی "

-- مطلب پچھلے سال کی طرح ؟؟ بھائی نوید نے سوچ کر پوچھا

جی" یسریٰ بولی تو وہ اسے محنت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کمرے "

-- سے چلے گئے

۔تو وہ پین چھوڑ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی، کیونکہ جھُکے جھُکے کمر دکھ گئی تھی

پھر آپنے کام پر ایک نظر ڈال کر اسنے وقت دیکھا رات کے دس ہو رہے

تھے...

پھر اس نے دستے کا آخری صفحہ کھولتے ہوئے عجزم کا نام لکھا اور اندازہ لگایا

--کہ وہ اب تک سو چکا ہوگا

پھر اسنے شعر لکھا

تم سوگئے ہو تو یاد رکھنا

دیکھنا کوئی خواب تو فقد میرا

دوسری طرف عجزم سوتے میں مسکرایا

-- پروجیکٹ کمپلینٹ ہوئے ہفتہ ہو چکا تھا

عقیل نے کوئی پلیننگ نہیں کی جبکہ سرگھودھا جانا کوئی مشکل نہیں تھا ۔

عقیل روز کی روٹین میں مصروف رہتا تھا ، آفس جانے کے علاوہ وہ روز پارک

۔ جانے لگا تھا

۔ مگر ابرش کبھی کبھی دکھ جاتی تھی ۔ اور اسے دیکھ کر وہ واپس گھر آجاتا تھا

وہ اسے دیکھنے ہی جاتا تھا ، بات نہیں کرتا تھا اور نہ اب تک مسیجز کا جواب

---- نہیں دیتا تھا بس دیکھتا تھا

وہ آپنی کیفیات سمجھنا چاہتا تھا اس لئے وہ روز پارک چلا جاتا ، اسے ابرش کو دیکھنا اچھا محسوس ہوتا تھا ------اس کے خیال میں ابرش اسکی موجودگی سے بے خبر تھی-

مگر حقیقتاً وہ انتظار کر رہی تھی کہ عقیل اپنے جذبات کا اظہار کر دے جب وہ انہیں سمجھ لے-----------------یسریٰ کی ٹیسٹ سریز نے اسے مصروف کر دیا تھا----مگر پھر بھی وہ مطمئن ضرور تھی- -- اسے پتا چلا تھا کہ خالا سفیر کو کچھ دے کے بھیج رہی ہیں --تو اسے حیدرہ آباد کے اس ---------- شہزادہ کا خیال آیا--جو اسکے دل کا راجہ بن چکا تھا

—

عجزم کو جب سفیر کے پروگرام کی خبر ہوئی تو اسکا پلین بن گیا کہ وہ اسے فالو کرے گا۔۔اور اسکا اڈریس معلوم کرلے گا، مگر سفیر نے آپنا ارادہ شیر کرتے ہوئے اسکی مصروفیت پوچھ لی تو عجزم کے دماغ نے نیا آئڈیا بنایا۔

"میں بھی تمھاری خالہ کے گھر چل لیتا ہوں ویسے بھی میری مصروفیات نہیں اور دوسرا دسمبر کی چھٹیاں بھی آنی ہیں" شرارتی اسٹائل سے وہ غیر سنجیدہ دکھتا اور سفیر بس ہنس دیا مگر سفیر کبھی کسی دوست کے ساتھ کبھی کہیں گیا نہیں تھا تو وہ اسنے دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ عجزم کو بھی لے جائے گا اور خالہ کو فون ملا دیا۔۔

"اسلام و علیکم" خالہ!!۔۔۔۔۔ سفیر بڑے ادب سے مخاطب ہوا تو یسریٰ نے جلدی سے ماما کا موبائیل انکے کان سے لگا دیا۔

"ہو کیسے بیٹا۔۔۔ہاں"۔۔۔۔؟؟____

-- وہ کچھ فائلز ری چیک کر رہا تھا کہ سفیر نوک کر کے اندر آگیا

وہ-- عجزم کہاں ہے اس وقت "؟؟؟--سفیر جلدی میں تھا -- اور عجزم "

کو فون کر چکا تھا مگر کال پک نہیں کی گئی تو وہ آپنا کیبن چھوڑ کے عقیل

--کے آفس میں آگیا

لیٹ می کال ھم "--- کہتے ہوئے عقیل نے موبائل نکال کر کال ملا "

-دی-- تو تیسری بیل پر پک ہوگئی

سفیر کو کال بیک کرلو"--- یہ کہ کر عقیل نے کال منطقع کی اور سفیر "

--کو مسکرا کر دیکھا

---وہ سمجھتے ہوئے روم سے نکل گیا اور وہ پھر سے فائلز دیکھنے لگا

عجزم نے مسکراتے ہوئے موبائل دیکھا --اب اسے فیل ہوگیا تھا کہ سفیر

-- کے کال کرنے کا کوئی مقصد ہے ورنہ وہ اتنی کالز نہ کرتا

-- اسے کال بیک کرکے وہ مسکرا رہا تھا --کیونکہ اسے اندازہ تھا

-- عجزم کی کال آتی دیکھ کر بنا کسی دیر کے وہ کال پک کرچکا تھا

کیسے ہو"؟؟-- عجزم نے پوچھا "

میں بلکل ٹھیک ہوں---اور تم پیکنگ کرلو آپنی-- سفیر نے جھٹ کام کی

بات کی کیونکہ اسے اور بھی کام تھے -اور اسی لیے وہ بے چین تھا --کیونکہ

چھٹیاں لے کر اسے جلدی گھر جانا تھا اور کچھ چیزوں کے لیے بازار کا پھیرہ

-- لگانا تھا بہنوں کے ساتھ

بڑی جلدی میں ہو؟؟---پیکنگ کیوں کروں"؟؟؟--- حیرانی سے کہتے "

-- ہوئے وہ مسکرایا بھی

میرے دوست -- تم میرے ساتھ ---خالہ کے گھر چلو گے"----- "

-- سفیر نے بتایا

--کیوں؟؟؟ عجزم نے پوچھنا ضروری سمجھا--جبکہ اندازہ تھا اسے

؟؟کیونکہ میری خالہ کو مہمان بہت پسند ہیں -- تو چلو گے

ایک ہفتہ کے لیے بس--- عجزم نے بات بنائی جبکہ سفیر کا پروگرام بھی

ایک ہفتہ کا تھا

عقیل کا موڈ بلکل آف تھا -- دو دن ہوگئے تھے کہ ابرش کا میسج نہیں آیا نہ

پارک میں اسے دیکھنے کا اتفاق ہوا-- اسے عجزم کے پروگرام کا پتا تھا مگر

--اسے فرق نہیں پڑ رہا تھا --کہ کیا ہوتا پھر رہا ہے

-- عجزم کہنیں باہر نکلا ہوا تھا تو عقیل اسکے کمرے میں آگیا

پینٹنگ آج باہر نکلی ہوئی تھی اور عجزم کے سارے ڈریسسز بیڈ پر پڑے

تھے۔شاہد وہ چوز نہیں کر پارہا تھا تو کچھ شوپ کرنے چلا گیا --

عقیل نے سوچا کہ عجزم اسے پینٹنگ دیکھانے والا تھا تو اب وہ خود ہی دیکھ

لے اور جب اس نے کپڑا ہٹایا تو یسریٰ کی تصویر نے اسے حیران کر دیا اور

-- وہ خود سمجھ نہیں سکا کہ کیا سچ میں

عجزم نے ایک دفعہ دیکھ کر ہی اسے پینٹ کر لیا اور وہ بھی اتنا

---- خوب۔صورت

--وہ یک ٹک اس تصویر مطلب پینٹنگ کو دیکھ رہا تھا

ابھی اس نے سہی سے کچھ سوچا بھی نہیں تھا کہ شاپنگ بیگز صوفے پر
رکھتے ہوئے عجزم اس کے پاس آکے بیٹھ گیا اور آپنے بازوؤں کو اسکے گرد
پھیلا کر پیار سے آپنی گردن اسکے کندھے پر رکھ دی۔۔
" آپ بھی یہ۔سوچ۔رہے ہو کہ ایک دفعہ دیکھ کر ہی کیسے بنالی میںنے
یہ"؟؟؟
عقیل کے حواس بحال ہو چکے تھے۔۔
کیا یہ وہی لڑکی ہے"؟؟ عقیل نے پوچھا "۔۔
ہاں" عجزم مسکرایا"۔۔
واقعی تم تو کمال ہو یاررر"۔۔ عقیل بھرپور مسکراتے ہوہوئے بولا "۔۔

اب جب تم نے محبت سے محبوب کی تصویر بنائی ہے تو محبت کیا ہے یہ

بھی بتاو--؟؟ عقیل نے پوچھا تو عجزم اس سے کہنے لگا---اور ایک بات

--عقیل کے دماغ نے پکڑ لی

جس سے محبت ہوتی ہے اسکی تکلیف آپکو بھی تکلیف دیتی ہے --اسکی "

اذیت کا ، اسکے درد کا خیال بھی درد دیتا ہے --- ہمیں ہم -سے زیادہ

"محبوب کی خوشی پیاری ہوتی ہے

اسکی باتیں سن کر عقیل ہاسپٹل چلا گیا--کیونکہ اسے ڈیڈی کی کچھ مڈیسنز

--لینی تھی-- اور ڈیڈی کی کنڈیشن جاننے کے لیے ڈاکٹر سے بھی ملنا تھا

ڈاکٹر آپ لوگ بتاتے کیوں نہیں کچھ سہی سے ؟-- دو دن ہوگئے میری

--بچی نے انکھیں نہیں کھولیں

-- یاسرہ کا ممتا سے چور لہجا بھی روتا ہوا سا تھا

وہ ابرش کے بیڈ کے پاس آگئیں --- جسکی آنکھیں بند تھیں اور اسکی گھنیں پلکیں کبھی کبھی کانپنے لگتیں--

اسکا دو دن قبل کار ایکسیڈنٹ ہوا تھا -- اسکی کار سے ایک ٹرک لگا تھا اور اسکی گاڑی الٹاتا ہوا آگے نکل گیا --- ابرش کسی سازش کا شکار ہوگئی تھی --

اسکی بہن اور بہنوئی دونوں وکیل تھے اسفند بھائی اکلوتے تھے اور انکی ماں نہیں رہی تھیں اور والد ویسے ہی محدود رہتے تھے گھر ہی گھر میں اس لیے ٹارگیٹ ابرش کو بنایا گیا اور اب وہ کوما میں تھی----اور جس ڈاکٹر سے عقیل ملنے آنے والا تھا وہ اسے ہاسپٹل میں ہوتے تھے

—

گاڑی سے نکل کر بڑے بڑے قدم اُٹھاتا ہاسپٹل میں داخل ہوا --کیونکہ ڈاکٹر شکیل ڈیڈی کے دوست تھے تو عقیل کسی نرس سے پوچھتا ہوا ابرش کے روم تک پہنچ گیا --کیونکہ نرس نے بتایا تھا کہ وہ کس روم کے پاس ہیں

ایک آدمی روم کے باہر تھا اور تھوڑی دیر بعد ایک عورت باہر آئی جو کہ ابرش کی بہن تھی اور آپنے شوہر کے ساتھ وہاں سے چلی گئ --

ڈاکٹر انکل باہر آئے اور ساتھ ایک عورت بھی جو پریشان سی آپنے پیشنٹ کی کنڈیشن سے مطلق بات کر رہی تھی-- وہ آرام سے برامدے میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا تھا --اور موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے کبھی

دیکھ بھی لیتا تھا۔۔ ڈاکٹر اسے دیکھ چکے تھے مگر بات کرتے ہوئے ویٹ کا اشارہ کر چکے تھے ۔۔

" تم -----؟ عقیل ہو؟؟ نا"--- نائلہ واپس آگئ تھی اور اسکے شوہر کے ہاتھ میں کچھ ڈرپس تھیں ۔۔

" جی"---- مگر آپ مجھے کیسے جانتی ہیں؟-- وہ حیران بھی ہوا اور پریشان بھی کیونکہ نائلہ رو رہی تھی پھر روتے کے درمیان اسنے سب بتا دیا ۔۔

عقیل کو ابرش کے ایکسیڈنٹ کا سن کر دل میں تکلیف کا احساس ہوا---

وہ ایک سکینڈ میں روم کھولتا ہوا جانا چاہتا تھا مگر کوئی غیر اخلاقی حرکت کرکے وہ شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ ابرش کا بہنوئی بھی وہیں تھا -----

اسنے ڈاکٹر انکل کو خود کی طرف آتے دیکھ کر خود کو کمپوز کیا اور ان سے

-- بات کرکے گھر آگیا

رات ہو ہی چکی تھی اور ڈنر کا وقت تھا مگر وہ سوتا بن گیا-- عجزم پہلی دفعہ ٹرین کا سفر کرنے والا تھا اور نو بجے کی اسکی ٹرین تھی اور 7:30 تک وہ لوگ ڈنر کر لیتے تھے پونے نو عقیل اُٹھ کر تیار ہوا اور سفیر اور عجزم کو لیے

--اسٹیشن پر پہنچ گیا

ٹرین 10:00 بجے آئی تو عقیل نے انہیں سوار کیا اور گاڑی لیے گھر واپس آگیا --اب خود کو تھوڑا بہتر محسوس کرتے ہوئے اسنے اون میں کھانا گرم کیا

اور وہی کچن میں بیٹھا کھانے لگا

ابھی سفیر کا فون آیا ہے-- ٹرین میں بیٹھ گیا ہے وہ اور ٹرین سہی چلی تو "

کل 12 بجے وہ ہمارے گھر بھی آگیا ہوگا اور دوپہر کا کھانا ساتھ کھا سکے گا

وقت پر" ابو سے بات کرتے ہوئے ماما بہت پر جوش تھیں اور انکے مطابق
---کوئی دوست بھی آ رہا تھا سفیر بھائی کا

دو بستر اور رضیاں بھائی کے کمرے میں رکھ کے آتے ہوئے وہ سوچ رہی
تھی کہ اب وہ اور مہرو ایک ہفتے تک صرف کمرے تک ہی رہ سکیں گی اور
بھائی جب ان دونوں کو گھمانے لیکر جایا کریں گے تب گھر میں پھرنے کی
--آزادی ہوگی

--- عجزم کا سیٹ نمبر اٹھارہ تھا اوپر والی برتھ پر لیٹا وہ مسکرا رہا تھا
وقت دیکھنے کو موبائل جیب سے نکالا تو گلیری کھول لی جس میں اسنے
---پینٹنگ کی تصویر کھینچ کر رکھی ہوئے تھی

اسے کچھ دیر دیکھتے دیکھتے وہ سو گیا --- اور موبائل اسکے سینے پر اوندھا پڑا رہا----

---

وہ خود کو پوچھ رہا تھا کہ اخر اسے محبت کس سے ہے خود پر ہنستے ہوئے وہ --- پھر سریس ہوگیا

جواب صاف تھا اسے ابرش سے محبت تھی اور یسریٰ کی پاکیزکی اتنی پیاری تھی کہ اسنے اس سے شادی کا سوچ لیا تھا مگر -----وہ یسریٰ کو اب بلکل -- نہیں سوچنے والا تھا

وجہ نمبر ایک اسنے محبت کو پہچان لیا جان لیا نمبر دو اسے اس بات کا احساس تھا کہ اسکا اس لڑکی سے جوڑ نہیں بنتا تھا اور آخری چیز عجزم اس

سے محبت کرتا تھا اور وہ جان گیا تھا کہ اسے تو اس لڑکی سے محبت ہوئی ہی

-----نہیں وقتے جزبوں کا جوش تھنڈہ ہو چکا تھا کب کا

سوچتے سوچتے وہ بے چین سا ہوگیا

چاہے کبھی اسنے ابرش کو جواب نہیں دیا

چاہے کبھی اگے ہوکے بات نہیں کی مگر آج وہ کہنا بھی چاہتا تھا اور سننا

بھی چاہتا تھا ۔

بارہ کا گھنٹا چل رہا تھا اور وہ گاڑی نکال کر نکل گیا --ڈیڈی نے آواز سنی تو

چونک کر اٹھ گئے عمر ایسی تھی کہ نیند آتی نہیں تھی اور اگر اجائے تو آنکھ

کھولنے پر ٹوٹا ہوا جسم دوبارہ سونا چاہتا ہے وہ بھی دوبارہ انکھیں بند کر کے

لیٹ گئے۔ عقیل جہاں بھی گیا ہو انہیں اس پر یقین تھا

کاریڈور میں چل نہیں وہ بھاگ رہا تھا ۔روم کے باہر وہ رک گیا۔۔کھڑکی سے دیکھا تو ابرش کی مام وہاں لیٹی ہوئی تھیں اور اسکے پاپا کو اسنے اب تک دیکھا نہیں تھا ---

وہ اندر جانا چاہتا تھا بس ایک لمحے قریب سے دیکھنے --- دل کی بات ماننا اسان تھا مگر وہ نظروں میں آجاتا تو جانے لوگ اسکا اور ابرش کا نام ساتھ جوڑ کر کیا کیا کہتے---

اسکے ہاتھ میں بوکے بھی تھا ۔۔ جس میں ایک کارڈ رکھا تھا اور اس میں لکھا تھا " تم مجھے مجھ سے زیادہ جانتی ہو "---پندرہ منٹ کھڑا رہ کے وہ اندر آیا --- ٹیبل پر بوکے رکھا اور اس کے چہرے کو دیکھا جو کہ زردی میں گھلا تھا اسے پتا نہیں چلا کہ اسکی رائیٹ سایڈ والی آنکھ سے ایک آنسو ٹپک کر گر گیا ---اور ابرش کے ٹھنڈے ہاتھ کو چھو گیا

کوئی نہیں جانتا تھا عقیل کے آنے اور جانے کے مگر ہوا نے ابرش کو اٹھانا

--چاہا بتانا چاہا

عقیل کی مسلسل نظروں نے ابرش کی پلکوں کو لرزا دیا تھا---مگر آنکھیں

---کھول نہیں سکی وہ

--اس کو دیکھ کر وہ باہر آگیا اور گاڑی میں بیٹھ کر وہیں سوگیا

صبح ہوئی تو وہ چونکا پارکنگ میں کھڑی گاڑی میں وہ سویا پڑا تھا اور اسکے

چہرے پر آنسو کے نشانات تھے جو مرر میں صاف دکھ رہے تھے وہ حیران تھا

-----کہ وہ روتے ہوئے سویا تھا

وقت کو مزید گزرنے نہیں دے سکتا تھا گھر آیا تو ڈیڈی منتظر تھے اور اسکا

--چہرہ دیکھ کر چونک بھی گئے

عقیل---بیٹا کیا ہوا ہے"؟؟---کہاں گئے تھے روئے کیوں "

؟؟-----ہو

---فریش ہو کر آتا ہوں"--- پھر بتاوں گا "

جلدی جلدی شاور لے کر وہ باہر آیا اور ٹیبل پر ان چھوئے ناشتے کو دیکھ کر

-پریشانی سے ڈیڈی کو دیکھا

پہلے ناشتہ کرلیں "---- اور خود ہی شروع ہوگیا تو ڈیڈی بھی ہلکے ہوگئے "

--اور کھانے لگے

پھر عقیل نے انھیں سب بتا دیا--- اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہہ کر

نکل کھڑے ہوئے اور ہاسپٹل پہنچ کر ابرش کی ماں بہن سے ملے تو معلوم

--ہوا کیا کہ ابرش کو ہوش آگیا ہے

ان سے ڈیڈی کو جو بات کرنی تھی وہ انھوں نے ہاسپٹل میں ہی کرلی اور

گھر آنے کی بھی بات کرلی ابرش کے پاپا حیات نہیں تھے اس حقیقت سے

عقیل کو دکھ ہوا۔۔ اجازت لیتا ہوا وہ اندر ابرش کے پاس گیا ۔۔جس کے

ہاتھوں میں کل رات والا بوکے تھا اور ان سرخ گلابوں کا مطلب وہ خوب

سمجھتی تھی ۔۔

۔۔کیسی ہو؟" ۔۔۔۔۔پوچھتے ہوئے وہ اس کے پاس آ کھڑا ہوا "

۔۔تمہاری خوشبو نے مجھے پھر سے ہوش میں لا دیا" ابرش مسکرائی "

۔ تو کیا تمہیں میرا انتظار تھا؟" عقیل نے پوچھا "

۔ہاں" وہ بولی "

؟۔۔۔۔"کیا تم نے مجھے کل محسوس کیا تھا "

!!ہمم

مجھے تب ہی ہوش آگیا تھا مگر ڈریپس کا اثر بہت تھا تو میں آنکھیں کھول نہیں سکی---ابرش نے کہا تو کھانسنے بھی لگی --

وہ اپنا ماتھاپیٹ کر رہ گیا کہ کیوں بیچاری کو بلوائے جا رہا ہے-- اور بڑھ کر اسے پانی پلایا-- پانی پی کر اسنے آنکھیں بند کرلیں -- تھک گئی تھی وہ-- اسے چھوڑ کر وہ باہر جانے لگا تو اسنے اسکی ہلکی سی آواز میں کچھ کہا ہوا خود ہی بتا دے گی مجھے

تم جہاں کہنیں ہوگے

عقیل مڑا تو انکھیں کھولے وہ بھی اس ہی کی طرف دیکھ رہی تھی-- کچھ قدم چل کر وہ واپس آیا اور جیب سے ایک چین نکال لی اور ابرش کی مُٹھی میں اسے بند کر کے دھیرے سے سرگوشی کی

ڈیڈی کی بہو کے لیے" اور اسکے لال گلابی ہوتے چہرہ کو دیکھ کر وہ اُٹھ "
-- کر الٹے قدم چلنے لگا اور پھر مڑ کر دروازہ بند کرتا ہوا چلا گیا
صبح نو بجے تک رحیم یارخان آگیا تھا جہاں ٹرین ادھا گھنٹا رکنی تھی-- وہاں پر
سفیر اور وہ اتر کر تھوڑا اسٹیشن گھوم کر آگئے اور ناشتہ کر کے آرام سے بیٹھ
گئے-- رات کے بعد اب سفیر نے پھر فون کیا تو کسی نے جلدی اٹھایا
نہیں --- اسی لمحے ٹرین نے جھٹکا کھایا اور پھر رک گئی ۔مطلب کہ ٹرین
چلنے والی تھی -- سفیر کو پانی کا خیال آیا تو وہ بھاگ کر اتر گیا اور موبائل
عجزم کو پکڑا دیا --تاکہ خالہ کال بیک کرلیں تو عجزم پک کرلے-- عجزم اسکے
واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ ٹرین دھیرے دھیرے چلنے لگی تھی
---اور اتنے میں موبائل بج گیا تھا

موبائل کے بجنے پر عجزم نے دیکھا تو انجان نمبر سے کال تھی--پھر بھی اسنے اٹھائی تو دوسری طرف سے سلام کیا گیا اور تعارف کر وایا گیا---آواز لڑکی کی تھی اور بلا شبہ اسی کی تھی---اسکے چپ رہنے پر دوسری طرف سے ہیلو کیا گیا---مگر وہ گم ہوگیا تھا---اور کال کٹ گئی---اور دوبارہ آنے لگی اب کے عجزم نے جلدی سے اُٹھالی

--اسلام ہ علیکم"--- کال اُٹھاتے وہ بولا "

--تو دوسری طرطرف خاموشی گہری ہوگئی

-------"میں عجزم ہوں--سفیر کا دوست "

---دوسری طرف خاموشی ہی رہی تو عجزم نے کان سے فون ہٹا کر دیکھا

آپ لوگ کہاں تک پوہنچے ماما پوچھ رہی ہیں "------ یسریٰ بولی تو اس کے "

---چہرے پر مسکراہٹ آگئی

رحیم یار خان سے ٹرین چلنے لگے تو عجزم نے سفیر کو دیکھنا چاہا ---اور کھڑکی

-- سے دیکھا تو بھاگتا ہوا سفیر سوار ہو رہا تھا

ٹرین رحیم یارخان سے چل پڑی ہے اور سفیر پانی لینے اترا تھا سو موبائل "

میرے پاس ہے" عجزم نے اسے بتایا اور یسریٰ نے اللہ حافظ کہ کال کاٹ

دی تو وہ منہ میں خداحافظ کہ کے رہ گیا ---اور اسلمے ہانپتا ہوا سفیر برتھ پر آ

----بیٹھا

اور جو پانی کی بوتل لایا تھا ---اس سے پانی پی کر عجزم کو دیکھا--جس نے

---- موبائل سفیر کی طرف بڑھا رکھا تھا

ابھی ہی کال آئی تھی-- مینے بتا دیا ہے " سفیر کے پکڑتے عجزم نے "

بتایا تھا

—

ابرش کی مام سے ڈیڈی نے ان دونوں کے رشتے کی با بات کرلی تھی ۔۔مگر ---باقعدہ رشتہ وہ ابرش کے ٹھیک ہو جانے پر لیکر جانے والے تھے

جس دن اسے ہوش آیا تھا اس دن پولیس اس سے پوچھ تاچھ کر کے گئی تھی اور عقیل نے بھی ساری تفصیلات سن کر آپنے طور کچھ کرنے کی ---کوشش کی

---- نائلہ کا شوہر اسجد ایک وڈیرے فیصل ایوب کے خلاف کیس لڑ رہا تھا اسکی جھوٹی عزت بہت تھی ۔۔مگر اسکا چولہ اتارنے کے لیے ثبوتوں کی ضرورت تھی جو اسنے خود فراہم کر دئے اور پولیس نے اس معاملے میں ہاتھ ڈال دیا ---مگر وہ کیسے آپنی عزت خراب ہونے دے سکتا تھا ---تو اسنے خود

کو نکال لیا مگر اس کے بیٹے نے اس کے لیے ایک مسئلہ کھڑا کر دیا ---

اس کے لڑکے نے جب آپنے باپ کے خلاف کچھ ثبوتوں کو پولیس کے

ہاتھ لگتا دیکھا تو کافی طیش میں آگیا --- فیصل ایوب نے خود کو نکال تو لیا

-- تھا مگر رمیز پولیس والوں یونہی جانے نہیں دے سکتا تھا

تو اسنے ایک پولیس والے کی بیٹی اغوا کرلی اور ساری رات اسے رکھا اور صبح

----- جانے دیا

--- اور اس لڑکی کے باپ شکیل نے کیس کر دیا

لڑکی کے ساتھ زیادتی نہیں کی گئی تھی مگر رات رکھا گیا تھا اور یہ بھی کوئی

-- چھوٹی بات نہیں تھی

فیصل ایوب بیٹا کا بیٹا جزباتی ہو کر صرف مسائل کھڑے کرتا تھا اسے کچھ

بھی ہینڈل کرنا نہیں تھا --- اب جب ان پر کیس تھا تو اسنے ایک اور

حماقت کی اور وہ تھی ابرش پر حملہ کروانے کی۔۔۔۔۔ جس سے بھی یہ کام

۔کروایا گیا تھا اس کو پکڑ لیا گیا اب اسجد کے لیے کیس جیتنا آسان ہوگیا تھا

ابرش ٹھیک ہو رہی تھی۔۔اور عقیل خوش تھا

سرگودھا میں اچھی خاصی سردی ہوا کرتی تھی مگر وہ جسم میں گھسنے والی

۔۔خشک سردی نہیں تھی

۔۔۔ابرش نے میرون رنگ کی فراک پہنی تھی اور ہم رنگ شال

وہ لان میں ہی تھی دروازہ بجا۔۔تھوڑی دیر پہلے ہی فون آیا تھا کہ سرگودھا کا

اسٹیشن آنے والا ہے ۔۔اور نوہد بھائی اسٹیشن پر ہی تھے

۔۔۔۔ اب یقیناً انہیں لیے آگئے ہیں

ابرش آگے ہوکر دروازہ کھولا تو نوید بھائی کچھ سامان اندر رکھا اور پھر وہ تینوں

--- اندر آئے تو ماما بھی آگئی اور پرجوش استقبال کے ساتھ اندر لے آئیں

----- اندر ابو بیٹھے تھے اور انہیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے

-- یسریٰ نے جلدی سے چائے کا پوچھا

ہاں -- ہاں-- جاو بناو چائے-- ماما نے بولا تو جانے کو مڑی "

میں ابھی چائے نہیں پیو گا آنٹی"----- عجزم کی آواز پر وہ دوبارہ "

--- مڑی

سفیر کی بات سنتے ابو اور خاموش بیٹھے نوید بھائی -- سب نے عجزم کو

--- دیکھا

میں پہلے فریش ہونا چاہتا ہوں " سب کو دیکھتا پا کر اسنے وضاحت دی تو "

--ماما نے سفیر کو بھی نہانے کا مشورہ دیا کیونکہ ٹرین کے سفر سے انکے

---کپڑے مٹی والے ہوگئے تھے

عجزم نے آپنا نیا جوڑا جو کہ میرون شلوار قمیض تھا --بیگ سے نکال کے دیکھا

تو اسے یسریٰ کے پہنے ہوئے جوڑے کا خیال آیا-- نوید بھائی نے اٹھ کر ان

----دونوں کو اپنا کمرا دیکھایا اور انکا سامان رکھ دیا

عجزم اور سفیر جب تک فریش ہوئے دوپہر کے تین ہوگئے اور پھر کھانا لگا اور

سب مردوں نے ٹیبل پر کھایا اور یسریٰ دوبارہ نہیں دکھی اسکی ماما ہی

-- ضرورت کا پوچھتی رہی اور نوید بھائی نے بھرپور میزبانی نبھائی

سفیر کے سامان میں موجود کچھ چیزیں اس نے آنٹی کو دے دیں ---کیونکہ

--- وہ کچھ چیزیں دینے اور سرگودھا رہنے ہی آیا تھا اور عجزم ہونہی آگیا تھا

عجزم کے بارے میں انھوں نے شفیق صحاب کو بتایا تو اس رات کے لیے وہ

بہت شکرگزار ہوئے

اور تھوڑی دیر تک رات ہوگئ

چھوٹے سے دن تھے رات ہونی ہی تھی --کیونکہ سب نے لیٹ کھانا کھایا تھا

--- تو رات کو سب نے ہی معمولی سا کھایا

_

کمرے میں وہ مسلسل چلے جا رہی تھی --یا بات بہت جادوئی سی تھی کے

عجزم اسکے گھر تھا --اور اس نے اسے دیکھا بھی اور دروازہ بھی کھولا اور جب

---- وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو اسنے اسے -چھپکے سے دیکھا بھی تھا

جب سب کھا چکے تھے تو اسنے چائے بنائی تھی سب کے لیے اور ماما نے

سفیر بھائی کے پوچھنے پر بتایا تھا کہ چائے اس نے بنائی ہے اور چونکے وہ

۔۔۔لوگ بھائی نوید کے کمرے میں تھے تو وہ باہر سے اندر جھانک رہی تھی

اور اسنے عجزم کو چائے پیتے دیکھا جو اسے پی کر مسکرا رہا تھا پھر اس نے

محسوس کیا کہ عجزم کی انکھیں کچھ کھوجتی ہوئی ہیں ۔۔۔۔۔

یسریٰ کے دیکھنے کا کمال تھا کہ اسنے اسی طرف دیکھا جہاں وہ کھڑی

تھی ۔۔۔

یسریٰ کو نئ پتا کہ وہ نظر آگئ تھی یا نہیں کیونکہ وہ جلدی سے وہاں سے

ہٹتی ہوئی آپنے کمرے میں آگئ تھی ۔۔۔مگر وہ دیکھ لی گئ اور تو اور دیکھنے

۔۔والے کی انکھیں بھی چمک گئیں اور چہرے پر مسکراہٹ بھی سج گئ

۔۔۔ اور نوید بھائی سے کچھ پوشیدہ نہیں رہا تھا

—

وہ سوچ کر تھک گئی تو پڑھنے بیٹھ گئی۔۔کافی دیر متھا کھپانے کے بعد بھی

۔۔۔اس سے پڑھا نہیں گیا تو اس نے وقت دیکھا

۔۔جانے گیارہ کب بجے تھے

وہ اُٹھ کر باہر نکل گئی۔۔کمرے سے۔۔اور لان میں جانے لگی کیونکہ اس

۔۔کی عادت تھی۔۔۔جب بھی سوچیں تھکاتیں وہ ٹہلنے کو لان میں نکل جاتی

—

وہ نوید بھائی سے مل کر بہت ہی خوش تھا اور باتوں میں مصروف تھا انکے ساتھ کیونکہ وہ تھکن محسوس نہیں کر رہا تھا تو نوید بھائی بھی باتوں میں لگے ہوئے تھے ۔۔البتہ سفیر سو گیا تھا ۔۔۔

وہ مزید باتیں کرتے مگر عجزم کے موبائل پر عقیل کی کال آنے لگی اور وہ نوید بھائی سے پوچھ کر لان میں چلا گیا اور عقیل سے باتوں میں لگ گیا اور جب کال ختم ہوئی تب بھی وہیں رہا ۔۔کیونکہ اسے سردی پسند آرہی تھی سرگودھا کی اور وہ اس کو انجوائے کر رہا تھا ۔۔

گھر کے پچھلے لان میں جا کر جھولے پر بیٹھ گئی کیونکہ ہوا چل رہی تھی۔۔اس نے دھیرے دھیرے جھولنا شروع کیا ۔۔تو اس لمحے عجزم بھی گھر کے پچھلے والے لان میں نکل آیا تھا ۔۔اور اسنے اسے جھولتے ہوئے دیکھا

تو بلکل سامنے کھڑا ہوگیا ---اور اسے دیکھنے لگا جو آنکھیں بند کئے جھولے پر بیٹھی تھی --

ایک جھٹکے وہ جھولے سے اتر گئی اور عجزم کے پاس سے ہو کر جانے لگی --وہ حیران پریشان سی بلکل ہی انجان سی ہوگئی تبھی عجزم نے اسے روک لیا ---

یسریٰ مڑی اور آپنا ہاتھ چھڑا لیا --- عجزم نے اسے جاتے دیکھا تو بے خودی میں ہاتھ پکڑ بیٹھا تھا ---مگر وہ شرمندہ تھا تو یسریٰ گھورنے کے علاوہ کچھ نہیں بولی --

سوری کے مین تمہیں ڈرا دیا---اور غلطی سے ہاتھ پکڑ بیٹھا" عجزم بہت " ہی شرمندہ ہوگیا تھا --

آپ کو چل کے سونا چاہئے --آپ کے لیے سردی میں کھڑے ہونا ٹھیک "

نہیں --جبکے آپنے پہلے ایسی سردی بھی نہیں دیکھی---وہ شاید معاف کر

-- چکی تھی -اور ویسے بھی عجزم شرمندہ ہوا اتنا ہی کافی تھا

مگر مجھے معاف نہیں کرو گی کیا"؟؟؟ اسنے بھی دوسری بات اگنور کر "

---کے آپنے کام کی بات کی

اٹس اوکے" بولتے ہوئے اسنے اپنی شال کو مزید اچھے اپنے گرد لپیٹ لیا "

----اور جانے لگی

بھائی کی کال سننے باہر آیا تھا----چائے بنا دو گی مجھے " عجزم نے "

--- جانے وضاحت کیوں دی مگر ایسا کرنا اسے ضروری لگا

--بنا دیتی ہوں" کہتے ہوئے چل پڑی تو عجزم نے آواز دی "

" تم نے بتایا نہیں کہ تم کیا کر رہی تھی-- عجزم نے پوچھا تو وہ رک گئی اور اسکی طرف مڑی--

" بتانا ضروری نہیں مگر ----میں پڑھ رہی تھی ---اور جب تھک جاتی ہوں یا الجھ جاتی ہوں تو اس جھولے پر آکر بیٹھ جاتی ہوں ----وہ بولی--

جاتے ہوئے وہ دوبارہ مڑی----

بھائی جاگ رہے ہیں ----؟؟

جاگ رہے تھے --شاید اب سو گئے ہوں- -

ہمم-----

" کیا میں بھی کچن میں آجاوں" ؟؟ عجزم پیچھے سے بولتا ہوا، سچ مچ کچن میں آگیا----

ایک نظر اسے کرسی پر بیٹھتے دیکھ کر وہ کہتے کہتے چپ ہوگئی، اور چائے

۔۔۔چھڑھانے لگی

جب تک چائے بن رہی ہے تب تک باتیں کرلیں ؟؟ عجزم نے مسلسل

۔۔۔ دیکھنے کے بعد پوچھا

" کیوں "؟؟؟

" یونہی دوستوں کی طرح "

" مگر ہم۔ دوست کب ہیں "؟؟

"تو بن جاتے ہیں "؟؟

مگر کس لیے ؟؟

کیا میں اچھا نہیں لگتا "؟؟ مطلب کیا دوستی کے قابل نہیں ہوں میں "

؟؟؟

---- اب کے چائے کی بجائے اس نے عجزم کی طرف دیکھا

؟؟ "مجھ سے دوستی کرنی ہی کیوں ہے "

کیا بتاوں" ؟؟؟ ------ "کبھی بھی کوئی بھی انسان کچھ بھی سوچ کر "

اچھا نہیں لگتا بلکہ اس لئے اچھا لگتا ہے کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے ---اس کی

اچھائی ہی اس کی طرف متوجہ کرتی ہے------ کبھی بھی دل کیسی کو

کبھی یونہی نہیں چاہتا ---یونہی نہیں سوچتا ---یونہی نہیں مانگتا- -اسے

دعاوں میں -----بلکہ وہ قابلِ محبت ہوتا ہے تو ہی اس سے محبت کی جاتی

ہے----- اور تم قابلِ محبت ہو- --اور مجھے تم سے محبت ہے" ---- اور

- ----مجھے تم سے دوستی کرنے میں دلچسپی ہے

Let me tell at least one thing..." If I cantinue

this way will you love me "???......

چلو مجھے ایک چیز بتا ہی دو---" اگر میں تم سے محبت کرتا رہوں --تو کیا (

)؟؟؟"تم بھی کرو گی

وہ ایک دم سن ہوگئی---- اس کے گال گلال ہوگئے---چائے کی خوشبو

نے اسے احساس دلایا تو چائے چھان کر اسنے عجزم کے سامنے کپ رکھ دیا

-----اور جلدی سے باہر نکل گئی--بستر میں اچھے سے خود کو کور کر کے

بھی---- جیسے وہ کچن میں ہی رہ گئی تھی

—

----- جو وہ کہ چکا تھا خود بھی حیران تھا کہ اسنے اتنی باتیں کیسے کرلیں

چائے کے کپ کو لبوں سے لگائے ہوئے وہ نظر ضرور آتا تھا---مگر کچن

--- سے اُٹھ آنے کے باوجود وہ وہی تھا

اپنے الفاظ یاد کر کے وہ سوچ رہا تھا کہ اتنی باتیں تو کبھی کسی سے نہیں کی تھیں---یہ سب کیسے کہ دیا مگر پھر وہ سوگیا

صبح اُٹھا تو اسے چھینکیں لگ گئیں --

یسریٰ بلکل سہی کہ رہی تھی ، اس کا اندازہ ہو رہا تھا اس کو اس لئے آنٹی نے اس کو گرین ٹی بنا دی--جس سے کچھ بہتری محسوس ہوئی تو وہ نوید بھائی اور سفیر کے ساتھ گھومنے نکل کھڑا ہوا --

کہنے کو سرگودھا چھوٹا سا شہر ہے --مگر عجزم کے لئے اس چھوٹے سے شہر میں گھومنا اہم تھا اول تو یہ کہ وہ وہاں پہلی بار آیا تھا دوم وہ شہرِ محبوب میں تھا --

اور اس کے لئے یہ بھی خاص تھا کہ وہ ایک ہی شہر میں موجود تھے اور ایک

ہی ہوا میں سانس لے رہے تھے۔

اسکا سرگودھا میں دوسرا دن تھا اور وہ شہر گھوم رہا تھا کہ اس نے سوچا آپنے

پیارے میزبانوں کے لیے کچھ خریدے سو وہ نوید بھائی اور سفیر سے اجازت

لیتا ہوا الگ چل پڑا----

سب سے پہلے وہ ایک شالوں کی دوکان میں داخل ہوا اور بہت سوچنے کے

بعد ایک پیاری اور سمپل شال خرید لی جسکا رنگ مہرون تھا اور نازک سی

کڑھائی ہوئی وی تھی---

اسے پیک کر وا کے اس کی نظر دستانوں پر پڑی جو بہت زبرست گرم والے

تھے-----اور اسی سے اسکو یاد آئے یسریٰ کے پاپا

--- رات کا وقت تھا اور باتیں کرنے کا مزہ آ رہا تھا

نوید بھائی نے انکل کو جلدی گھر کی فکروں سے آزاد کردیا تھا سو وہ اب آرام کرتے تھے--

--مگر عجزم نے انکے کانپتے ہاتھوں کو دیکھا تو اُسے تشویش ہوئی

" آپ کے ہاتھوں کو کیا ہوا ہے یہ کانپ کیوں رہے ہیں ؟؟! پوچھتے ہوئے وہ مسلسل ان کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا ---

--- اسکی بات کا جواب نوید بھائی نے دیا تھا

" ابو کے ساتھ ایسے ہی ہوتا رہتا ہے سردیوں میں "------ " ان کے ہاتھ کانپتے ہیں مگر یہ پرواہ نہیں کرتے جبکہ ہم انہیں گلوز بار بار دیتے ہیں یا خود ہی پہننا دہتے ہیں "-------

" یہ اچھی بات نہیں ہے انکل"------ عجزم نے ناراض بچوں کی طرح منہ بنایا تو وہ ہنس پڑے--اور احتیاط کا وعدہ کرتے ہوئے گلوز پہنے مگر

عجزم کے نزدیک ان گلوز کی گرمائش ناکافی تھی سو اسنے گلوز بھی خریدے

اسی طرح کچھ گفٹ وغیرہ لے کر وہ واپس آگیا

وہ گیٹ سے اندر جانے والا تھا کہ اس نے ایک رکشہ کو رکتے دیکھا۔۔۔ اس میں سے ایک گاؤن والی لڑکی باہر نکلی ۔۔۔جس نے حجاب کیا ہوا تھا مگر نقاب نہ ہونے کی وجہ سے وہ پہچان گیا کہ وہ یسریٰ تھی۔۔وہ گیٹ کی ۔۔طرف آئی تو اس نے اسے راستہ دیا

" تو۔۔۔پہلے بڑوں کو سلام کرتے ہیں "۔۔۔ پیچھے سے کہتا ہوا وہ آنے لگا

----وہ ایک دم سے مڑی

۔۔۔ بڑی مشکل سے عجزم نے خود کو بچایا

اسلام و علیکم"!! ---- کہتے ہوئے وہ چلنے کو مڑگئی تو وہ بھی پیچھے آنے "

لگا---

آنٹی کچن میں تھیں اور انکل کمرے میں نوید اور سفیر ابھی نہیں آئے تھے

----- سو اس نے شاپنگ کے شاپرز کو اپنی چیزوں میں رکھا

وہ صبح کالج جاتے ہوئے عجزم کے بارے میں سوچتی ہوئی گئی تھی--کیونکہ

عجزم کی کہی ہر بات بار بار اسے سنتی رہی اور سوچتی رہے کہ وہ کیسے کہے

کہ وہ بھی اسیرِ محبت ہے -- وہ مسافر ہے ان راہوں کی---وہ بھی اس

--احساس کو دل میں رکھتی ہے اور انہیں کو خود میں لیے چلتی ہے

--وہ بھی تو روتی ہے ہنستی ہے--اس میں محبت بستی ہے

اس کیے لئے یہ سکون کی بات تھی کہ اس کی محبت یک طرفہ نہیں مگر

---- عجزم بے سکون تھا کیونکہ اس کو جاننا تھا

دوپہر کے کھانے کے لیے یسریٰ نے ماما کی مدد کی سلاد کاٹی--روٹیاں بنائی
-- اور پھر کھانے کے بعد برتن بھی دھونے تھے
کھانا تیار ہوا تو اس نے ٹیبل سیٹ کردی پانی رکھا برتن رکھے--سالن کا برتن
ماما نے رکھ دیا--اور روٹیوں کا ہاٹ پاٹ لے جانے کے بعد بھائی کو بتا کر
----وہ کمرے میں چلی گئی--اپنا اور مہرو کا کھانا ٹرے میں لے کر

ابرش کے سلسلے میں عقیل ہر صورت فیصل کے بیٹے کو اندر کروانا چاہتا تھا
اور کیونکہ وہ بیوقوف کیس خراب کر چکا تھا سو اسجد آسانی سے کیس جیت
---گیا اور فیصل ایوب کے دیے ثبوت جھوٹے ثابت ہوگئے
عقیل نے تو پولیس سے کہ کر فیصل اور اسکے بیٹے کو اچھی مار کھلوائی اور یہ
سب اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتا تھا مگر ابرش نے روک دیا

—

اندازاً مہنہ تو ابرش کو ٹھیک ہونے میں لگنا ہے اور پھر تین دن رہ گئے "

ہیں تمہارے آنے میں مس یو یار"---- عجزم سے بباتیں کرتے ہوئے وہ

بہت اچھے موڈ میں تھا

عجزم اور عقیل کیوں کہ ایک دوسرے کے بہت قریب تھے سو ایک

دوسرے کے بغیر کبھی نہیں رہے تھے --مگر پہلی دفعہ عجزم کہنیں اس

کے بغیر گیا تھا تو دونوں ہی ایک دوسرے کو یاد کر رہے تھے اور فون بھی

---کرتے رہے تھے

—

شام کی چائے پر یسریٰ کے سوا سب ہی بیٹھے تھے سو عجزم گفٹ والے

شاپنگ بیگز اُٹھا کے لے آیا

---آنٹی یہ آپکے لیے ---" اسنے ٹی سیٹ والا شاپنگ بیگ انہیں دیا"

کیونکہ مجھے چائے پینے کا شوق -----آپ کے گھر چائے سے ہوا ---اور "

---گھریلو کیوں کہ وہ عورت تھیں سو انہیں یہ تحفہ پسند آیا

اور آپ کے لیے گلوز لایا ہوں"---- اور انہیں آپ ضرور پہنیں "

گے-----کہتے ہوئے عجزم نے شاپر انہیں پکڑایا تو وہ مسکرا دیے --بولے

---- کچھ نہیں

---- اب اس نے ایک شاپر نوید کی طرف بڑھایا

نوید بھائی نے کچھ دیر کی پکڑنے میں اور کھولا تو اس میں لانگ کوٹ تھا

کیونکہ مجھے ڈاکٹر لانگ کوٹ میں اچھے لگتے ہیں سو آپ کے لیے یہ خریدا "
ہے"۔۔۔۔۔ عجزم مسکرایا تو نوید بھائی نے اس کو اُٹھ کر گلے لگالیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

سفیر کو اس نے گھڑی گفٹ کی جس پر وہ ہنس کر رہ گیا کہ اس کو گفٹ
دینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔
اور پھر اسنے دو شاپنگ بیگز آنٹی کو پکڑائے ایک میں یسریٰ کے لیے خریدی
ہوئی شال تھی اور ایک میں مہرو کے لئے ڈول ہاوس،۔۔۔۔۔۔۔۔جس پر مہرو
بہت خوش ہوئی اور عجزم کی فرامائش پر اسنے عجزم کے گال پر پیار بھی کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا آخری دن تھا سرگودھا میں سو وہ سامان پیک کر رہا تھا کیونکہ وہ جلدی اُٹھا تھا سو ابھی صبح تازہ تھی---- فرسٹ ڈے کے بعد وہ روز جلدی اُٹھ جاتا تھا تا کہ کالج جاتی یسریٰ کو دیکھ سکے---

اور ایک دن تو گھر سے وہ نکلا ہی اس نیت سے تھا کہ اس کو یسریٰ کے کالج کا پتا چل جائے مگر جب اسے شہر کا پتا ہی نہیں تھا تو کیسے کسی اسکول کالج جا سکتا تھا ---تو کچھ گھنٹے پھرتا رہا اور ایک کلاسک سونگ گاتا رہا--

میں تیرے اجنبی شہر میں

ڈھونڈتا پھر رہا ہوں تجھے

مجھ کو آواز دے

مجھ کو آواز دے

مگر آج اسکا آخری دن تھا اور واپس بھی وہ ٹرین سے جا رہے تھے ---اور ----شام پانچ بجے کی ٹرین تھی انکی

سامان چیک کر کے وہ مڑا تو یسریٰ دروازے میں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی اور پھر مسکرائی اور اسنے اپنا ہاتھ اگے کیا جس میں ایک گفٹ تھا اس کے لیے --

وہ مسکرا کے اسکے سامنے جا کھڑا ہوا

تو کب سے کھڑی ہو"؟؟؟ عکزم نے کالج یونیفام والی لڑکی کو مسکرا کے " دیکھا --

آپ نے ہم سب کو گفٹ دیا سو یہ گفٹ آپکے لیے "------ کہتے " ہوئے ہاتھ پھر اگے کیا اسنے تو عجزم نے پکڑ ہی لیا مگر وہ منتظر نظروں سے دیکھتا رہا تو----یسریٰ کو کہنا پڑا

----"زیادہ دیر نہیں ہوئی "

---اوکے

--وہ مڑی تو عجزم نے پیچھے سے کہا

کب تک ایسا ہوگا---کہ میں تمہاری پشت دیکھوں گا اور تم چلی جاؤ "

---"گی

کیوں تم ہمیشہ پہلے چلی جاتی ہو مجھے کھڑا چھوڑ کے"؟؟؟ اب کے اسنے "

----پوری شدت سے سوال کیا جیسے جواب لے کر رہے گا

--اب کے وہ مڑی تو آنکھ میں سے ایک آنسو نکل کر گال پر پھسل گیا

کیونکہ میں برداشت نہیں کر سکتی آپکا چلے جانا---اتنی بہادر نہیں ہوں" "

---کہتے وقت لہجا کانپ سا رہا تھا

؟؟؟ عجزم نے حیرانی سے دیکھا کہ کیا وہ بھی

--دل نے کہا ہاں وہ بھی تم سے محبت کرتی ہے

—

-- جب اسٹیشن پر ٹرین آئی تو نوید مطلوبہ ڈبے کی طرف سامان اُٹھا کر بھاگا اور ان دونوں کو سوار کر کے ٹرین سے اتر آیا---اب وہ انکی کھڑکی کے باہر کھڑا ان سے باتیں کر رہا تھا ---

جب ٹرین چل پڑی تو عجزم نے وہ گفٹ نکالا اس ریپر میں ایک رائیٹنگ پیڈ تھا ---

اور کچھ لکھا بھی ہوا تھا ---

جو کہ بے شک یسریٰ نے ہی لکھا تھا ---

اس نے نوٹ پیڈ پر اس کا لکھا ہوا مسکراتے ہوئے پڑھا---

میں کیسے کہتی ،------- کہ مجھے آپ سے محبت ہے ------- میں "

------- "اتنی بہادر نہیں ہوں

محبت سے بھرا یہ دل

تیری یادوں میں گھِرا دل

میرا نہ اب رہا دل

ہاں میرا دل، یہ میرا دل

----- مختصر سے اسکے الفاظ تھے مگر عجزم کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی تھی

----- وہ واپس حیدرہ آباد پہنچے تو ڈیڈی بھی اسٹیشن آئے ہوئے تھے

ڈیڈی کو عقیل سب بتا چکا تھا سو اب ان کو عقیل کی وجہ سے عجزم کی

--- فیلنگز بھی پتا تھیں

---ڈنر کے بعد ڈیڈی نے عجزم کو کمرے میں بلا لیا

تم سرگودھا گئے تھے تو کام بنا " ٹو دا پوائنٹ بات کرنا انکی عادت تھی "

----سو عجزم کے آتے ہی وہ بولے

---آپ کو سب پتا ہے " عجزم نے تعجب سے پوچھا "

" یہ چھوٹی بات نہیں --- عقیل بتا چکا ہے "

---تو کیا آپ میرا رشتہ وہاں کردیں گے"؟؟ پوچھتے ہوئے وہ شرمایا "

تم سچ میں سریس ہو" ڈیڈی نے جانچتی نظروں سے دیکھا تو عجزم مزید سیدھا "

----اور ایکٹو ہوگیا

----جی"--- کہتے ہوئے اسنے انکھوں میں دیکھا "

ٹھیک ہے پھر" ----سکون سے کہتے ہوئے ڈیڈی مزید بولے--"نکاح "

----کرنا ہوگا ---میں منگنی پر یقین نہیں رکھتا

--یہ تو زبردست ہوگیا" عجزم جوش سے بڑبڑایا "

---کیا کہ رہو ہو؟؟--- ہاں کرو یا بھول جاو---ڈیڈی سنجیدہ ہوئے "

میری ہاں ہے" عجزم نے شریف بچوں کی طرح کہا تو ڈیڈی خوش ہوگئے "

ابرش ڈسچارج ہو جائے پھر عقیل کا رشتہ لے کر جاوں گا--اور پھر تمہارا--- اپنی بات مکمل کر کے ڈیڈی کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے گلے سے لگا چکے تھے ----

---

—

---- عجزم کو حیدرہ آباد گئے دو مہینے ہو چکے تھے

آپنی انگلیوں پر اس نے سب گن رکھا تھا اور اسے عجزم کا انتظار پوری شدت سے تھا۔۔۔کل انکے گھر کچھ مہمان آرہے تھے مگر اسے کوئی انڑسٹ نہیں تھا نا ہی کسی نے بھی اسے کچھ بتایا ۔۔۔۔۔۔

جب ماما نے اسے اچھے سے تیار ہونے کا حکم دیا تو اسے بات سمجھ آئی مگر کرنا وہی تھا جو حکم ملا تھا۔۔۔فروری کا آخر چل رہا تھا سردی تھی بھی اور نہیں بھی اسنے ماما کے کہنے پر اناری رنگ کا فراک پہن لیا جسکے ساتھ چوڑی دار پاجامہ تھا اور پھر اسنے عجزم کی گفٹ کی ہوئی شال پہن لی ۔۔۔۔

—

"۔۔کیسی ہو"؟؟ لکھ کر اسنے حال پوچھا "

"۔۔بلکل ٹھیک ہوں" لکھتے ہوئے ابرش مسکرائی "

اب وہ کافی بہتر ہوگئی تھی ---- اور اب عقیل سے میسج پر بات ہو جاتی تھی کبھی کبھی وہ کال کرنے کی زد کرتا تھا مگر مجبور نہیں کرتا تھا سو یوں انکی کہانی چل رہی تھی---

بات تو والدین میں ہوگئی تھی--مگر سہی سے بات ہونی تھی--اور انہی دونوں ڈیڈی نے سرگودھا جانے کا پلین کر کے وہ عجزم کے ساتھ نکل گئے---

---

_

مہمان آچکے تھے اور تھوڑی دیر تک اسے وہاں حاظری دینی تھی---اندر روحیل عنصر رشتے کی بات کر چکے تھے---اور پھر یسریٰ اندر سلام کرنے گئی تو حیران رہ گئی اور عجزم مبہوت رہ گیا ---

روحیل عنصر نے بات کرلی تھی اور انہیں بس ہاں چاہیئے تھی اور وہی سن کے وہ اٹھے تھے---

---

—

اپریل کا وسط جا رہا تھا اور روحیل عنصر نے ایک ہی دن آپنے دونوں بیٹوں کا نکاح رکھا تھا بس فرق اتنا تھا کہ ابرش رخصتی کرواکے آجاتی اور یسریٰ کی رخصتی دو سال بعد کی ڈیسائڈ کی گئی---

---

اٹھارہ اپریل

جب وہ چاروں اسٹیج پر لائے گئے--

ابرش نے روایتی لہنگا پہنا تھا جبکہ یسریٰ نے سرخ کامدار فراک پہنی تھی اور

-----دونوں دلہاوں نے نفیس کُرتے پہنے تھے

--وہ دونوں جوڑے ہی بہت خوبصورت تھے

یسریٰ اور عجزم کیوں کہ چھوٹے تھے تو دونوں ہی شرمائے تھے اور

----بس مسکرا رہے تھے

جبکے مہمانوں سے نظر بچا کے اور مسکرا مسکرا کے عقیل اور ابرش باتیں کر

----رہے تھے

مگر کچھ کہنا تو عجزم کو بھی تھا سو اس نے سامنے دیکھتے ہوئے دھیرے

----سے یسریٰ سے کہا--" تمھیں پتا ہے نا--کہ نکاح کتنا معتبر ہے؟!!

تو جب ڈیڈی نے کہا کہ میں یقین ہی نکاح پر کرتا ہوں اور نکاح کرنے کی

ہمت ہے مطلب وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ میں کس حد تک سریس ہوں۔۔تو مینے کہ دیا تھا کہ کروادیں نکاح۔۔۔اور آج محبت معتبر ہوگئی ہے۔۔۔۔کیونکہ ہمارے نکاح نے اِسے مضبوط کر دیا ہے " اس کی پیاری بات نے یسریٰ کو اسکی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔اور جب وہ مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے تو یہ منظر کیمرے میں کلک ہوگیا

***